www.KitaboSunnat.com

کیا خصّی جانور

کی قربانی سنّت ہے؟

خُرّم شہزاد

مکتبۃ التحقیق والتخریج
0333-4104598

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

کیا خصی جانور
کی
قربانی سنت ہے؟

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ

کے نام سے

جو بڑا ہی مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا خصّی جانور

کی قربانی سنّت ہے؟

خرّم شہزاد

مکتبۃ التحقیق والتخریج
0333-4104598

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق مصنف اور مکتبۃ التحقیق والتخریج محفوظ ہیں

نام کتاب : کیا خصی جانور کی قربانی سنت ہے؟

تالیف : ابو محمد خرم شہزاد

ناشر : مکتبہ تحقیق و تخریج

0333-4104598

اشاعت اوّل : جنوری 2017ء

ملنے کا پتا

مکتبہ اسلامیہ: غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور۔ 042-37244973

مکتبہ اسلامیہ: بیسمنٹ سمٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ فیصل آباد۔ 041-2631204

جامعہ البانیہ: نزد گرین ہل فیکٹری شتاپ گڑھا فتح گڑھ ایجنسی، سیالکوٹ 0321-7145727

والی کتاب گھر: اُردو بازار لاہور، گوجرانوالہ

دارالمستقیم لائبریری: ملحقہ جامع مسجد خالد بن ولید ریگل چوک شیخوپورہ 0300-5177964

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أسماء الرجال نصف علم

أسماء الرجال، علل حدیث اور جرح وتعدیل کے ماہر امام علی بن عبداللہ المدینی (۱۶۱ھ، ۲۳۴ھ) فرماتے ہیں:

"التفقه في معاني الحديث نصف العلم ومعرفة الرجال نصف العلم"

''معانی حدیث میں تفقہ آدھا علم ہے اور أسماء الرجال کی پہچان آدھا علم ہے۔''

سند کی تحقیق ضروری ہے

الجرح والتعدیل کے امام یحییٰ بن سعید القطان (۱۲۰ھ، ۱۹۸ھ) فرماتے ہیں:

''حدیث نہ دیکھو بلکہ سند دیکھو، پھر اگر سند صحیح ہو تو ٹھیک ہے، اور اگر سند صحیح نہ ہو تو حدیث کے دھوکے میں نہ آنا۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کی طرف ضعیف یا جھوٹی حدیث منسوب کرنے کی وعید

سیدنا ابی قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اس منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا:

((یا ایھا الناس ایاکم وکثرۃ الحدیث عنی من قال علی فلا یقولن الاحقاً او صدقاً فمن قال علی ما لم أقل فلیتبوأ مقعدہ من النار .))

''اے لوگو! (صحابہ کرام) میرے حوالے سے کثرت کے ساتھ حدیث بیان کرنے سے بچو، اور جو میری طرف نسبت کر کے کوئی بات کہے تو وہ صرف صحیح اور حق بات کہے، اس لیے کہ جو شخص میری طرف کسی جھوٹ بات کو منسوب کرے گا، تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔''

جس شخص کو حدیث کی صحت کا علم نہیں اُس کے جہنم میں داخل ہونے کا بیان

امام ابن حبان (۲۷۴ھ، ۳۵۴ھ) نے اپنی کتاب ''صحیح ابن حبان'' میں ایک باب یوں باندھا ہے ''فصل ذکر ایجاب دخول النار لمن نسب الشی الی المصطفیٰ ﷺ وھو غیر عالم بصحتہ'' اس بات کا ذکر کہ ایسے شخص کا دوزخ میں داخل ہونا لازم ہے جو رسول اللہ ﷺ کی طرف کوئی ایسی چیز منسوب کرے جس کی صحت کا اسے علم نہ ہو۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

- حرفِ اوّل 9
- کیا خصی جانور کی قربانی سنت ہے؟ 15
- جانور کو خصی کرنا عیب ہے 19
- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ 22
- انس رضی اللہ عنہ بن مالک 24
- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما 25
- عکرمہ مولی ابن عباس 28
- خلیفہ عمر بن عبدالعزیز (۶۱ھ،۱۰۱ھ) 28
- ابو عمر عبدالرحمٰن بن عمرو بن محمد الاوزاعی 29
- شہر بن حوشب 30
- احمد رحمہ اللہ بن حنبل 31
- غیر خصی (انڈل) جانور کی قربانی سنت ہے 33
- حدیث نمبر ۱ 34
- حدیث نمبر ۲ 34
- حدیث نمبر ۳ 34
- حدیث نمبر ۴ 36

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- روایت نمبر ۵ 37
- خصی جانور کی قربانی کرنے والی روایات کی تحقیق 38
- حدیث نمبر ا 38
- عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ 38
- اَبو رافع رضی اللہ عنہ 44
- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ 46
- حدیث نمبر ۲ ابی الدرداء رضی اللہ عنہ 47
- حدیث نمبر ۳ 50
- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ 50
- عبد اللہ بن محمد بن عقیل راوی کے متعلق ایک ضروری وضاحت 53
- قربانی کے جانور کا دوندا ہونا لازم ہے 56
- مسنہ (دو دانت والے) کی عدم دستیابی کی صورت میں بھیڑ کا کھیرا سنت ہے 57
- بکری کے جذعہ (کھیرے) کی قربانی نہیں کی جا سکتی 59
- بھینس کی قربانی قرآن وسنت سے ثابت نہیں 61
- مصنف کی دیگر کتب 63

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرفِ اوّل

ان الحمد للّٰہ نحمدہ ونستعينه ونستغفره ونعوذ باللّٰه من شرور أنفسنا ومن سيأت أعمالنا من يهدی اللّٰه فلا مضل له ومن يضلل فلا هادی له وأشهد أن لا اله الا اللّٰه وحده لاشريك له وأشهد أن محمداً عبده ورسوله . أما بعد:

قربانی کے بارے میں یہ کتاب ان بعض الناس کی اصلاح اور عوام الناس کو آگاہ کرنے کے لیے لکھی ہے جو کہتے ہیں کہ غیر خصی (انڈل) جانور کی قربانی سنت ہے اور خصی جانور کی قربانی جائز ہے اور بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ خصی جانور کی قربانی سنت ہے۔

بعض الناس کی یہ دونوں باتیں غلط و مردود ہیں یعنی ان کا یہ کہنا کہ ''خصی جانور کی قربانی سنت یا جائز ہے'' جب کہ خصی جانور کی قربانی کرنے کی تمام روایات ضعیف ہیں بلکہ صرف اور صرف غیر خصی (انڈل) جانور کی قربانی کرنا سنت ہے جیسا کہ دلائل آپ زیر نظر کتاب میں پڑھیں گے۔ ہمارا ان بعض الناس سے سوال ہے کہ کیا سنت اور غیر سنت کو آپس میں مکس کیا جا سکتا ہے؟ کیا اگر کوئی کہے کہ داڑھی رکھنا سنت ہے اور نہ رکھنا جائز ہے یا کوئی کہے رفع یدین کرنا سنت ہے اور نہ کرنا جائز ہے یا اگر کوئی کہے صلوٰۃ (نماز) میں بلند آواز سے آمین کہنا سنت ہے اور بلند آواز سے نہ کہنا جائز ہے، اس طرح کے سوالوں کا ایک کثیر سلسلہ ہے لیکن سمجھنے والوں کے لیے اشارہ ہی کافی ہے۔

قرآن وسنت ہی قرآن و حدیث ہے یعنی سنت اور حدیث دونوں ایک ہی چیز ہیں اور ہمیں قرآن وسنت سے ہی پتہ چلتا ہے کہ سنت وحی اور اسی طرح غیر سنت وحی نہیں۔ اگر ہم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ اصول صحیح طرح ذہن نشین کرلیں کہ ہم نے صرف اور صرف وحی یعنی قرآن و سنت پر ہی عمل کرنا ہے اور غیر سنت جو کہ وحی نہیں اس پر عمل نہیں کرنا تو ان شاء اللہ اسی میں ہماری کامیابی اور نجات ہے۔

ثقہ تابعی امام زہری رحمہ اللہ (۵۰ھ،۱۲۴ھ) فرماتے ہیں:

''ہم سے پہلے گزرنے والے علماء فرماتے تھے کہ سنت کو مضبوطی سے پکڑنے میں نجات ہے۔'' ❶

اور غیر سنت میں صرف نقصان ہی نہیں بالکل ناکامی اور بربادی ہے۔ فرمانِ نبوی ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا:

((فمن رغب عن سنتي فليس مني .)) ❷

''جس نے میری سنت سے منہ موڑا، وہ ہم میں سے نہیں۔''

اب ہر شخص اپنا محاسبہ کریں کہ وہ قربانی سنت کے مطابق کر رہا ہے یا غیر سنت طریقے کے مطابق کر رہا ہے، اگر سنت کے مطابق ہے تو ان شاء اللہ اس کے لیے کامیابی ہے اور اگر سنت کے مطابق نہیں تو اپنے اعمال کی فکر کریں کیونکہ نبی علیہ السلام کا فرمان ہے:

((من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه فهو ردّ)) ❸

''جس نے ہمارے حکم (دین) میں ایسی بات نکالی جو اس میں موجود نہیں تو وہ مردود ہے۔''

جانور کو خصی کرنا اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو بدلنا اور عیب ہے، ان بعض الناس کے لیے لمحہ فکر یہ ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم تو جانور خصی کرنے کو قرآن مجید کی آیت سے اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں

---

❶ السنن الدارمي : ٩٧ ، إسناده صحيح .

❷ صحيح بخاري : ٥٠٦٣ .

❸ صحيح بخاري : ٢٦٩٧ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تبدیلی سمجھے اور بعض الناس خصی جانور کی قربانی کو جائز سمجھے، یا یہ کہیں اللہ کے نبی علیہ السلام نے خصی جانور کی قربانی کرنے سے منع نہیں کیا، سنت کے مقابلے میں ہم اس طرح کی سوچ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔

ان بعض الناس نے عوام الناس پر ایک بہت بڑا ظلم یہ بھی کیا ہے کہ عام لوگوں کو آج تک یہ بتایا ہی نہیں کہ غیر خصی (انڈل) جانور کی قربانی سنت ہے، کیا یہی ان کا سنت سے محبت کا اظہار ہے۔ آیئے ہم آپ لوگوں کو سنت سے اظہار محبت کی ایک مثال پیش کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

امام محمد بن نصر المروزی (۲۰۲ھ، ۲۹۴ھ) اپنی سند سے بیان کرتے ہیں، ثانی عمر امیر المومنین عمر بن عبدالعزیز (۶۱ھ، ۱۰۱ھ) فرماتے ہیں:

> ''اگر ہر اس بدعت کے جسے اللہ تعالیٰ میرے ہاتھ سے ختم کرے اور ہر اس سنت کے بدلے جسے اللہ تعالیٰ میرے ہاتھ سے بلند کرے، میرے بدن کے آخری ٹکڑے تک کو قربان کرنا پڑے تو بھی یہ اللہ تعالیٰ (کے دین کی خدمت) میں معمولی بات ہے۔'' ❶

سند کی تحقیق:

۱: أحمد بن ابراهيم بن كثير بن زيد الدورقي: یہ صحیح مسلم، سنن ابوداود، سنن ترمذی اور سنن ابن ماجہ کا مشہور راوی ہے۔ ''ثقة حافظ'' ❷

۲: أبو محمد سعيد بن عامر الضبعي البصري: یہ صحیح بخاری، صحیح مسلم اور سنن اربعہ کا مشہور راوی ہے۔ اس کو امام یحییٰ بن معین، امام محمد بن سعد اور امام عجلی وغیرہ نے ''ثقة'' کہا ہے۔ ❸

---

❶ كتاب السنة المروزي: ۹۰، إسناده صحيح. ❷ تحرير تقريب التهذيب: ۱/ ۵۵.

❶ تهذيب التهذيب لابن حجر: ۲/ ۳۱۶.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳: حزم بن أبي حازم أبو عبد الله البصري: یہ صحیح بخاری کا مشہور راوی ہے۔ اس کو امام احمد بن حنبل، امام یحییٰ بن معین، اور امام ابوحاتم وغیرہ نے "ثقة" کہا ہے۔ ❶

اسی طرح مفسر قرآن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے سنت سے محبت کا اظہار ان الفاظ سے کیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

امام اسحاق بن راھویۃ (۱۶۱ھ، ۲۳۸ھ) اپنی سند سے بیان کرتے ہیں:

"شیطان گناہ کی طرف سے انسان پر حملہ آور ہوتا ہے، پس جب وہ اس سے بچ جاتا ہے تو وہ اچھائی کی طرف سے اس پر حملہ آور ہوتا ہے تاکہ وہ سنت چھوڑ کر بدعت کا ارتکاب کرے۔" ❷

سند کی تحقیق:

۱: عیسیٰ بن یونس بن أبي إسحاق السبعي أبو عمرو: یہ صحیح بخاری، صحیح مسلم اور سنن اربعہ کا مشہور راوی ہے۔ اس کو امام احمد بن حنبل، امام یحییٰ بن معین، امام علی بن عبد اللہ المدینی، امام محمد بن سعد، امام ابوحاتم وغیرہ نے "ثقة" کہا ہے۔ ❸

۲: عبد الملك بن عبد العزیز بن جریج الاموی مولاهم: یہ صحیح بخاری، صحیح مسلم اور سنن اربعہ کا مشہور راوی ہے۔ اس کو امام یحییٰ بن معین، امام محمد بن سعد اور امام عجلی وغیرہ نے "ثقة" کہا ہے۔ ❹

لیکن یہ تدلیس کرتے تھے، مگر ان کی عطاء بن ابی رباح سے "عــن" والی روایت سماع پر محمول ہوتی ہے۔ ❺

---

❶ تهذيب التهذيب لابن حجر: ١/ ٤٦٨.

❷ مسند إسحاق بن راهوية: ٤٨٢، إسناده صحيح.

❸ تهذيب التهذيب لابن حجر: ٥/ ٢٢١، ٢٢٢.

❹ تهذيب التهذيب لابن حجر: ٤/ ٢٥٠.

❺ التاريخ الكبير لابن أبي خيثمة: ص ١٥٢، ١٥٧، إسناده صحيح.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳: عطاء بن أبی رباح أبو محمد المکی: یہ صحیح بخاری، صحیح مسلم اور سنن اربعہ کا مشہور راوی ہے۔

"وکان ثقة فقیها، عالمًا، کثیر الحدیث"❶

حاصل کلام یہ ہے کہ غیر خصی (انڈل) جانور کی قربانی سنت ہے اور خصی جانور کی قربانی سنت نہیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کو سنت پر عمل کرنے والا بنا دیں۔ آمین یا رب العالمین

راقم اپنے ادارے کے تمام افراد کا تہہ دل سے مشکور ہے، جن کی کوشش اور تعاون سے لوگوں تک دین اسلام کے تمام صحیح مسائل پہنچ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوشش و تعاون اور میری محنت کو قبول فرمائے۔ (آمین)

ادارے کے ان افراد میں سرفہرست زبیر جاوید، شیخ علی سعید، ڈاکٹر عدنان قیصر ملک، ڈاکٹر کاشف طور، محمد عمران، محمد زبیر (ثانی)، حافظ عبد المنان، محمد عبد الغنی، محمد صدیق، رانا عبدالمنان، حافظ عمر، حافظ محمد اسحاق، حکیم محمد آصف، محمد اکرم میر، حافظ مطیع الرحمٰن، مولانا عمران بن سلیم، مولانا رانا محمد شفیق، محمد رب نواز، محمد امتیاز (سعودی عرب)، محمد اشتیاق (سعودی عرب)، محمد تنزیل (سعودی عرب)، محمد سعید، نذر الرحمٰن، امیر افضل، محمد ارسلان، ابوصہیب، حافظ صغیر، محمد ندیم، محمد عرفان سرور، محمد فصیح خان، امتیاز احمد، وغیرہم شامل ہیں۔

اب راقم الحروف کی صرف وہی کتاب معتبر ہے جسے مکتبة التحقیق و التخریج سے شائع کیا گیا ہے اور میں اس کا ذمہ دار ہوں۔ مزید بطور وضاحت عرض ہے کہ مصنف کے پاس یہ حق ہوتا ہے کہ وہ اپنی کتاب کے ہر ایڈیشن کی (اگر ضرورت ہو) نظر ثانی کرے اور اگر مناسب سمجھے تو بعض مقامات کی اصلاح بھی کرے۔ اسے "حق التعدیل" کہا جاتا ہے اور میری تمام (سابقہ و آئندہ) کتابوں میں "حق التعدیل" کا اختیار صرف مجھے ہی حاصل ہے۔ لہٰذا میری اجازت، نظر ثانی اور اصلاح کے بغیر میری کتاب یا تحریر شائع کرنا کسی کے

❶ تهذیب التهذیب لابن حجر: ٤/ ٤٨٩ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے جائز نہیں۔

لہٰذا اب راقم الحروف کی تمام کتابوں اور تحریروں میں صرف وہی معتبر ہے جسے صرف مکتبۃ التحقیق والتخریج سے شائع کیا گیا ہے۔

اہل علم سے گزارش ہے کہ وہ اس کتاب پر تنقیدی نگاہ ڈالیں تاکہ اس میں جو غلطیاں اور خامیاں ہوں تو ان شاء اللہ اسے دوسرے ایڈیشن میں درست کر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ادارے کے تمام افراد و دوستوں کی دنیا اور آخرت میں بہتری اور کامیابی عطاء فرمائے اور ان کے علم، عمل، عمر اور رزق میں برکت عطا فرمائے اور اس چھوٹی سی کاوش کو قبول فرما کر، میرے تمام دوستوں، میرے اہل خانہ اور میرے لیے آخرت میں نجات کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو زندہ رکھے تو دین اسلام پر اور موت دے تو شہادت کی۔ (آمین یا رب العالمین)

خادم قرآن وسنت

ابو محمد خرم شہزاد

0313-4596872

۶ ذیقعدہ ۱۴۳۷ھ

۱۰ اگست بروز بدھ ۲۰۱۶ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا خصی جانور کی قربانی سنت ہے؟

قربانی ایک عظیم سنت ہے اور اللہ کی رضا وخوشنودی کا ذریعہ ہے جسے ہر مومن عیدالاضحیٰ کی صلوٰۃ (نماز) کے بعد پہلے دن یا اس کے بعد دونوں میں بھیمۃ الانعام مثلاً بھیڑ (نر اور مادہ)، بکری (نر اور مادہ)، اونٹ (نر اور مادہ)، گائے (نر اور مادہ)، میں سے کسی جانور کو شرعی طریقے پر بطور قربانی ذبح کرنا ہے۔ چونکہ قربانی کا مقصد اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا اور نبی علیہ السلام کی سنت پر عمل پیرا ہونا ہے لہٰذا قربانی کرنے والے کے لیے دو چیزوں کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

ا:...... قربانی کرنے والے کا صحیح العقیدہ مسلم ومتبع قرآن وسنت ہونا اور کفر وشرک و بدعات سے صاف ہونا ضروری ہے کیونکہ جس کا عقیدہ خراب ہے یعنی وہ کفر وشرک میں مبتلا ہے تو اس کا قرآن وسنت کی روشنی میں کوئی عمل بھی قبول نہیں ہے۔ بلکہ اس کے سارے اعمال ضائع اور برباد ہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے مرنے سے پہلے کفر وشرک سے توبہ کرنے کی توفیق دے دیں۔

۲:...... اس کا ہر عمل دین کے معاملے میں سنت کے مطابق ہو کیونکہ اگر اس کا کوئی عمل سنت کے مطابق نہیں تو وہ غیر سنت عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول نہیں ہے جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے، نبی علیہ السلام نے فرمایا:

((من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه فهو ردّ.)) [1]

''جس نے ہمارے حکم (دین) میں ایسی بات نکالی جو اس میں موجود نہیں تو وہ

[1] صحيح بخاري: ٢٦٩٧.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مردود ہے۔''

لہٰذا قربانی کرنے والے کے لیے ضروری ہے کہ وہ سنت کے مطابق غیر خصی (انڈل) جانور کی قربانی کریں کیونکہ جانور کو قربانی کرنے کے لیے خصی کرنا اللہ کی تخلیق کو بدلنا اور غیر مسنون ہے، نیز قربانی کے جانور کو خصی کرنا بہت بڑا عیب ہے اللہ کے نبی علیہ السلام نے تو عیب والے جانور کے متعلق کہا ہے کہ اس کی قربانی جائز نہیں ہے۔ حدیث ملاحظہ فرمائیں، امام احمد رحمہ اللہ بن حنبل (۱۶۴ھ، ۲۴۱ھ) فرماتے ہیں:

((حدثنا عفان (بن مسلم بن عبدالله الصفار) حدثنا شعبة (بن الحجاج بن الورد العتكى الازدى) أخبرني سليمان بن عبدالرحمن (بن عيسىٰ) قال سمعت عبيد بن فيروز مولى بني شيبان أنه سأل البراء (بن عازب) عن الأضاحي مانهى عنه نبى وما كره فقال: أربع لا تجزىء، العوراء البين عورها، والمريضة البين مرضها، والعرجاء البين ظلعها، والكسير التى لا تنقى.)) [1]

''نبی علیہ السلام نے فرمایا: چار قسم کے جانوروں کی قربانی جائز نہیں ہے، لنگڑا جانور، جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو۔ کانا (بھینگا) جانور، جس کا کانا پن ظاہر ہو۔ بیمار جس کی بیماری واضح ہو اور لاغر جانور جس کی ہڈیوں میں بالکل گودا نہ ہو۔''

---

[1] مسند أحمد: ٤/ ٢٨٤۔ المنتقى لابن الجارود: ٩٠٧، ٤٨١۔ صحيح ابن خزيمة: ٢٩١٢۔ سنن أبوداود: ٢٧٩٩۔ سنن ترمذى: ١٤٩٧۔ سنن نسائى: ٤٣٧٤۔ سنن ابن ماجة: ٣١٤٤۔ السنن الدارمي: ١٩٨٦، ١٩٨٧۔ مسند أبو داؤد الطيالسى: ٧٤٠۔ صحيح ابن حبان: ٥٩٢١، ٥٩٢٢۔ المستدرك للحاكم: ٢/ ٢٩، ح: ١٧٥٣۔ السنن الكبرى للبيهقى: ١/ ٢٧٤۔ شعب الايمان للبيهقى: ٧٣٢٩۔ الموطا الامام مالك، كتاب الضحايا، باب ما ينهى عنه من الضحايا، إسناده صحيح.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سند کی تحقیق:

۱: **عفان بن مسلم بن عبداللہ الصفار، أبو عثمان البصری، مولی عزرة بن ثابت الانصاری:** یہ راوی صحیح بخاری، صحیح مسلم اور سنن اربعہ کا ہے۔

امام احمد بن حنبل نے فرمایا: "ما رأيت أحدًا أحسن حديثا عن شعبة من عفان" ❶

امام ابوبکر بن ابی شیبہ نے فرمایا: "ما رأيت أحدًا قط في مثل حاله أقدمه عليه ، يعنى على عفان" ❷

امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: عفان ثقة ہے۔ ❸

امام ابو حاتم نے فرمایا: عفان ثقة متقن متين . ❹

امام یعقوب بن شیبہ نے فرمایا: كان عفان ثقة ثبتًا ، متقنًا صحيح الكتاب قليل الخطأ والسقط . ❺

امام العجلی نے فرمایا: ثبت ، صاحب سنة . ❻

امام محمد بن سعد نے فرمایا: كان ثقة ، كثير الحديث ، ثبتًا حجة . ❼ وغیرہ۔

۲: **شعبة بن العجاج بن الورد العتکی الازدی مولاهم ابو بسطام الواسطی، ثم البصری:** یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم اور سنن اربعہ کے مشہور راوی ہیں۔

---

❶ العلل ومعرفة الرجال لأحمد: ٢/ ٨٢ .

❷ معرفة الرجال ليحي بن معين: ص ٤٠٣ .

❸ تاريخ عثمان بن سعيد الدارمي: ٢٠٠ .

❹ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٧/ ٤٢ .

❺ تاريخ بغداد: ١٢/ ٢٧١ إسناده صحيح .

❻ كتاب الثقات للعجلي: ١١٤٥ .

❼ تهذيب التهذيب لابن حجر: ٤/ ٥١٩ .

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام سفیان نے فرمایا: ”شعبة أمیر المومنین في الحدیث . “ ❶

امام عبدالرحمٰن بن مہدی نے فرمایا: ”شعبة امام فی الحدیث . “ ❷

امام یحییٰ بن سعید نے فرمایا: ”کان شعبة أعلم الناس بالرجال . “ ❸

امام احمد بن حنبل نے فرمایا: شعبة حجة ، ثقة ہیں۔ ❹

امام ابوحاتم نے فرمایا: ”شعبة بن العجاج ثقة“ ❺

امام محمد بن سعد نے فرمایا: ”کان ثقة مأمونًا ، ثبتًا حجة ، صاحب حدیث“ ❻ وغیرہ۔

۳: سلیمان بن عبدالرحمن بن عیسیٰ، ویقال سلیمان بن یسار ویقال: سلیمان بن أنس بن عبدالرحمن الدمشقی، أبو عمرو...... الخ: یہ راوی سنن اربعہ کا ہے۔

امام احمد بن حنبل نے فرمایا: ”ما أحسن حدیثه عن البراء في الضحایا . “ ❼

امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: ”سلیمان بن عبدالرحمن ثقة“ ❽

امام العجلی نے فرمایا: ”ثقة ، مأمون ، فاضل ، عابد ، وکان فقیهًا“ ❾

---

❶ الجرح والتعدیل لابن أبی حاتم: ١/ ١٣٢ ، إسناده صحیح .

❷ الجرح والتعدیل لابن أبی حاتم: ١/ ١٣٢ ، إسناده صحیح .

❸ الجرح والتعدیل لابن أبی حاتم: ١/ ١٣٢ ، إسنده صحیح .

❹ العلل ومعرفة الرجال لأحمد: ٤٥ ، ٣٠٤ .

❺ الجرح والتعدیل لابن أبی حاتم: ٤/ ٣٣٧ .

❻ تهذیب التهذیب لابن حجر: ٣/ ١٦٨ .

❼ سوالات أبي بکر الاثرم لأحمد: ١٩٧ .

❽ تاریخ یحییٰ بن معین: ١/ ١٥٥ .

❾ کتاب الثقات العجلی: ٦٢٠ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ابوحاتم نے فرمایا: "سليمان بن عبدالرحمن ثقة صدوق مستقيم الحديث لابأس به." ❶ وغیرہ۔

۴: عبيد بن فيروز الشيباني مولاهم، أبو الضحاك الكوفي، ويقال الجزري:

یہ راوی بھی سنن اربعہ کا ہے۔

امام ابوحاتم نے فرمایا: "عبيد بن فيروز، أبو الضحاك ثقة لا بأس به" ❷ وغیرہ۔

جانور کو خصی کرنا عیب ہے

بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ اگر جانور کو خصی کرنا عیب ہوتا تو اللہ کے نبی علیہ السلام خصی جانور کی قربانی نہ کرتے، ان لوگوں کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ خصی جانور کی قربانی والی تمام حدیثیں ضعیف ہیں لہٰذا جانور کو خصی کرنا عیب ہے اس کی تفصیل ان شاء اللہ آگے آ رہی ہے۔ بعض لوگ حیلے بہانے کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے قربانی کے جانور میں چار عیب گنوائے ہیں جن کی قربانی کرنا منع ہے لہٰذا اگر خصی کرنا بھی عیب ہوتا تو نبی علیہ السلام اس کا بھی بتا دیتے، لہٰذا جانور کا خصی ہونا عیب نہیں، اس لیے خصی جانور کی قربانی جائز ہے۔

ایسا کہنا ان لوگوں کی اپنی سوچ وسمجھ اور رائے ہے، جس کی واضح نص کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں ہے، لہٰذا جب سنت آ جائے تو یہ سب سوچ اور رائے مردود ہے بہرحال جانور کو خصی کرنا عیب ہے اس کے بارے میں چند سلف صالحین کے اقوال ملاحظہ فرمائیں۔

امام شعبی رحمہ اللہ (۱۹ھ،۱۰۴ھ) فرماتے ہیں:

---

❶ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٤/ ١٢٤ .

❷ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٥/ ٤٨١ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ما حدثوك هولآ عن نبي فخذ به وما قالوه برايهم فالقه في الحش."

"علماء نبی علیہ السلام کے حوالے یہ جو حدیث تمہارے سامنے بیان کریں تم اس پر عمل کرو اور جو چیز وہ اپنی رائے سے بیان کریں اسے کوڑے میں ڈال دو۔" ❶

سند کی تحقیق:

۱: محمد بن یوسف بن واقد بن عثمان الضبي، مولاهم أبو عبدالله الفريابي: یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم اور سنن اربعہ کا مشہور راوی ہے انہیں امام یحییٰ بن معین، امام ابوحاتم، امام عجلی وغیرہم نے "ثقہ" کہا ہے۔ ❷

۲: مالك بن مغول بن عاصم بن غزية البجلي أبو عبدالله الكوفي: یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم اور سنن رابعہ کے مشہور راوی ہیں۔

انہیں امام احمد بن حنبل، امام یحییٰ بن معین، امام ابو حاتم، امام ابن سعد وغیرہم نے "ثقہ" کہا ہے۔ ❸

امام اوزاعی رحمہ اللہ (۸۸ھ، ۱۵۷ھ) فرماتے ہیں، امام عمر رحمہ اللہ بن عبدالعزیز (۶۱ھ، ۱۰۱ھ) نے خط میں لکھا تھا۔ ائمہ (سلف صالحین) کی رائے ان معاملات میں ہوتی ہے جس کے بارے میں کتاب (قرآن) کا کوئی حکم نازل نہ ہوا ہو اور اس بارے میں نبی علیہ السلام کی کوئی سنت موجود نہ ہو اللہ تعالیٰ کے رسول نے جو سنت مقرر کر دی ہو اس کے بارے میں کسی رائے کا اعتبار نہیں ہوگا۔ ❹

---

❶ السنن الدارمي: ٢٠٦، إسناده صحيح.

❷ تهذيب التهذيب لابن حجر: ٥/ ٣٤٣.

❸ تهذيب التهذيب لابن حجر: ٥/ ٣٦١.

❹ السنن الدارمي: ٤٤٧، إسناده صحيح.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سند کی تحقیق:

۱: الحسن بن بشر بن المسیب الهمدانی البجلی أبو علی کوفی "صدوق یخطئ: ❶ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم اور سنن اربعہ کا مشہور راوی ہے۔

۲: المعافی بن عمران بن نفیل بن جابر بن جبلة بن عبید بن لبید أبو مسعود النفیلی الموصلی: یہ صحیح بخاری، سنن ابوداود، سنن ترمذی اور سنن نسائی کا مشہور راوی ہے۔

انہیں امام یحییٰ بن معین، امام ابوحاتم، امام ابن سعد وغیرہم نے "ثقہ" کہا ہے۔ ❷

امام شافعی رحمہ اللہ (۱۵۰ھ، ۲۰۴ھ) فرماتے ہیں: "ہر وہ چیز جو نبی علیہ السلام کے فرمان کی مخالفت کرتی ہے وہ ساقط ہے، اس (حدیث رسول) کے مقابلے میں کوئی رائے اور قیاس نہیں ٹھہر سکتا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی علیہ السلام کے قول کے ساتھ اس عذر کو ختم کر دیا ہے، لہٰذا آپ علیہ السلام کے امر ونہی کے ساتھ کسی کے لیے کوئی امر، کوئی نہی قبول نہیں۔" ❸

درحقیقت سنت کی دو قسمیں ہیں: (۱) سنت فعلیہ (۲) سنت ترکیہ

امام شافعی رحمہ اللہ ان دونوں کے متعلق ایک بحث کے دوران فرماتے ہیں: "ہمارا دوسرے دو کونوں کو نہ چھونا، اس لیے نہیں کہ ہم بیت اللہ کو چھوڑ رہے ہیں طواف کرنے والا اسے کیسے چھوڑ رہا ہے، کیونکہ وہ تو پورے بیت اللہ کا طواف کرتا ہے بلکہ ہم تو فعل اور ترک میں سنت کی اتباع کرتے ہیں۔" ❹ یعنی ہمارا دوسرے دو کونوں کو نہ چھونا سنت ترکیہ کی بنا پر ہے کیونکہ نبی علیہ السلام نے ان کو چھوا نہیں۔

علامہ البانی رحمہ اللہ (۱۹۱۴ء، ۱۹۹۹ء) فرماتے ہیں: "اتباع صحیح کا تقاضا یہ ہے کہ دلیل

---

❶ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ٦٨ .

❷ تهذيب التهذيب لابن حجر: ٥/ ٤٧٣ .

❸ كتاب الام للشافعي: ٢/ ١٩٣ .

❹ كتاب الام للشافعي: ٢/ ٢٥٨ ، ٢٦٠ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(سنت) آنے پر (اپنے آپ کو) روک لیا جائے اور اس میں قیاس و رائے (عموم، استدلال) کے لیے گنجائش نہ چھوڑی جائے۔'' ❶

اس موضوع (سنت فعلیہ اور سنت ترکیہ) کی مفصل تفصیل کے لیے راقم الحروف کی کتاب ''صلوٰۃ (نماز) وتر کا مسنون طریقہ، ص: ۹۵ تا ۹۹'' ضرور پڑھیے۔

بہر حال غیر خصی (انڈل) جانور کی قربانی کرنا سنت ہے اور خصی جانور کی قربانی نہ کرنا سنت ترکیہ ہے اور جو لوگ قرآن وسنت کے واضح دلائل کے ہوتے ہوئے کسی بھی مسئلے میں اپنی رائے کو ترجیح دیتے ہیں انہیں اپنی اس خطرناک روش سے باز آ جانا چاہیے ورنہ......''

اب بطور تائید صحابہ رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین سے جانور کو خصی کرنا عیب اور مذمت کے متعلق وضاحت ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ:

امام محمد بن جریر بن کثیر طبری (۲۲۴ھ، ۳۱۰ھ) فرماتے ہیں: حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا عبدالرحمن (بن مهدی) قال حدثنا حماد بن سلمة عن عمار بن أبي عمار عن ابن عباس...... الخ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے شیطان مردود کا قول نقل فرمایا ہے: ﴿وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ﴾ (النسآء: ۱۱۹) ''میں ان کو ضرور حکم دوں گا اور وہ ضرور اللہ کی تخلیق کو بدل ڈالیں گے۔''

اس آیت کی تفسیر میں مفسر قرآن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس (آیت) سے جانور کے خصی کرنے کی کراہت ثابت ہوتی ہے کیونکہ یہ فعل (خصی کرنا) اللہ کی تخلیق میں تبدیلی کا باعث ہے۔ ❷

---

❶ تمام المنة للالبانی: ص ۱۸۵ .

❷ تفسیر طبری: ۹/ ۲۱۵، ۱۰۴۴۸، إسناده صحیح۔ و تفسیر ابن أبی حاتم: ٤/ ٣٦٠، ح: ٦٠١٧ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سند کی تحقیق:

۱: محمد بن بشار بن عثمان بن داؤد بن کیسان العبدی، أبوبکر الحافظ البصری، بندار: یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم اور سنن اربعہ کے مشہور راوی ہیں۔ ”ثقة“ [1] وغیرہ۔

۲: عبدالرحمن بن مهدی بن حسان بن عبدالرحمن العنبری: یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم اور سنن اربعہ کا مشہور راوی ہے۔

امام علی بن عبداللہ المدینی فرماتے ہیں: مجھے اگر رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان لے جا کر قسم اٹھوائی جائے تو اللہ کی قسم کھا کر یہی کہوں گا کہ میں نے امام عبدالرحمٰن بن مہدی سے زیادہ عالم حدیث کسی کو نہیں دیکھا۔ اور امام ابو حاتم نے فرمایا: ”امام ثقة“ [2] وغیرہم۔

۳: حماد بن سلمة بن دینار البصری، أبو سلمة مولی تمیم: یہ صحیح مسلم اور سنن اربعہ وغیرہ کا مشہور راوی ہے۔

امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: ”ثقة“ [3]

امام احمد بن حنبل نے فرمایا: ”حماد بن سلمة أعلم الناس بثابت...... صالح“ [4] وغیرہم۔

۴: عمار بن أبي عمار مولی بني هاشم: یہ صحیح مسلم اور سنن اربعہ کا مشہور راوی ہے۔

امام احمد بن حنبل نے فرمایا: ”عمار بن أبي عمار ثقة“ امام ابو حاتم اور امام ابو زرعہ رازی نے فرمایا: ”ثقة لا بأس به“ [5] وغیرہم۔

---

[1] تحریر تقریب التهذیب: ۳/ ۲۱۷ .

[2] الجرح والتعدیل لابن أبی حاتم: ۱/ ۲۱۹، ۲۲۰، إسناده صحیح .

[3] تاریخ عثمان بن سعید الدارمی: ۳۷ .

[4] الجرح والتعدیل لابن أبی حاتم: ۳/ ۱۵۵، إسناده صحیح .

[5] الجرح والتعدیل لابن أبی حاتم: ۶/ ۵۱۱، ۵۱۲، إسناده صحیح .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ انس رضی اللہ عنہ بن مالک:

امام محمد بن جریر بن کثیر طبری فرماتے ہیں: حدثنا ابن بشار قال حدثنا عبداللّٰه بن داؤد قال حدثنا أبو جعفر الرازی عن الربیع بن أنس عن أنس بن مالك...... الخ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے شیطان مردود کا قول نقل فرمایا ہے: ﴿وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ﴾ (النسآء: ۱۱۹) ''میں ان کو ضرور حکم دوں گا اور وہ ضرور اللہ کی تخلیق کو بدل ڈالیں گے۔''

اس آیت کی تفسیر میں خادم رسول انس رضی اللہ عنہ بن مالک فرماتے ہیں کہ اس (آیت) سے جانور کے خصی کرنے کی کراہت ثابت ہوتی ہے کیونکہ یہ فعل (خصی کرنا) اللہ کی تخلیق میں تبدیلی کا باعث ہے۔ [1]

سند کی تحقیق:

۱: محمد بن بشار بن عثمان بن داؤد بن کیسان العبدی، أبوبکر الحافظ البصری، بندار: یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم اور سنن اربعہ کا مشہور راوی ہے۔ ''ثقة'' [2] وغیرہ۔

۲: عبداللّٰه بن داؤد بن عامر بن الربیع الهمدانی: یہ صحیح بخاری اور سنن اربعہ کا مشہور راوی ہے۔

امام ابوحاتم نے فرمایا: ''صدوقًا'' امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: ''عبداللّٰه بن داؤد ثقة مأمون'' امام ابوزرعہ رازی نے فرمایا: ''ثقة'' [3] وغیرہم۔

۳: أبو جعفر الرازی التمیمی مولاهم، یقال اسمه عیسى بن أبي عیسى

---

[1] تفسیر طبری: ۹/ ۲۱۵، ۱۰٤٤۹، إسناده حسن.

[2] تحریر تقریر التهذیب: ۳/ ۲۱۷.

[3] الجرح والتعدیل لابن أبی حاتم: ۵/ ۵۵۔۵۶، إسناده صحیح.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماھان مروزی: یہ سنن اربعہ وغیرہ کا راوی ہے۔

امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: "أبو جعفر الرازی ثقة" امام ابو حاتم نے فرمایا: "ثقة صدوق صالح الحدیث" ❶

امام علی بن عبداللہ المدینی نے فرمایا: "کان أبو جعفر الرازی عندنا ثقة" ❷

امام محمد بن سعد نے فرمایا: "ثقة" ❸ وغیرہ

۴: الربیع بن أنس البکری ویقال، الغنی البصری الخراسانی:

امام ابو حاتم نے فرمایا: "الربیع بن انس صدوق، وھو أحب الیك فی أبي العالیة أو أبو خلدة فی أبي العالیة" ❹

امام العجلی نے فرمایا: "الربیع بن انس ثقة" ❺ وغیرہ۔

اس مفہوم کی روایت کی دوسری سند بھی ملاحظہ فرمائیں: امام ابن ابی شیبہ (۲۳۵ھ المتوفی) فرماتے ہیں: حدثنا وکیع (بن جراح) قال ثنا أبو جعفر الرازی عن الربیع بن أنس قال سمعت انس...... الخ۔ ❻

۳۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

امام نافع رحمہ اللہ (۱۱۷ھ المتوفی)، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں بیان کرتے ہیں: "إنه کان یکره الإخصاء، ویقول فیه تمام الخلق." آپ رضی اللہ عنہ خصی کرنے کو مکروہ جانتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس میں تخلیق کی تکمیل ہے۔ ❼

---

❶ الجرح والتعدیل لابن أبي حاتم: ٦/ ٣٦١، إسناده صحیح.

❷ سوالات محمد بن عثمان بن أبی شیبة: ١٤٨.

❸ طبقات ابن سعد: ٧/ ٣٣٥. ❹ الجرح والتعدیل لابن أبي حاتم: ٣/ ٤١٩.

❺ کتاب الثقات للعجلی: ٤١٦.

❻ مصنف ابن أبي شیبة: ٧/ ٥٧٤، إسناده حسن، ومسند ابن الجعد: ٢٩٨٩.

❼ الموطا للامام مالك: ١٦٩٩، إسناده صحیح ومصنف عبدالرزاق: ٨٤٤٠.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مزید یہ کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے جانوروں کو خصی کرنے سے منع فرمایا ہے۔

ابوجعفر احمد بن محمد الطحاوی (۲۳۹ھ، ۳۲۱ھ) فرماتے ہیں: حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا يحي بن عبدالله بن بكير قال ثنا مالك بن أنس عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہ...... الخ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اونٹ گائے، بکرے اور گھوڑے کو خصی کرنے سے منع فرمایا۔ ❶

سند کی تحقیق:

۱: محمد بن خزيمة "فمشهور ثقة": ❷

۲: يحي بن عبدالله بن بكير المخزومي مولاهم المصري: یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم اور ابن ماجہ کا مشہور راوی ہے۔

"ثقة في الليث" ❸

۳: مالك بن أنس بن مالك بن أبي عامر بن عمرو الاصبحي أبو عبدالله المدني: یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم اور سنن اربعہ کے مشہور راوی ہیں۔

"الفقيه امام دارالهجرة راس المتقين وكبير المثبتين حتى قال البخاري اصح الاسانيد كلها مالك عن نافع عن ابن عمر" ❹

۴: نافع أبو عبدالله المدني مولى ابن عمر: یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم اور سنن اربعہ کا مشہور راوی ہے۔

---

❶ شرح معاني الآثار للطحاوي: ٤/ ٤٩٨، ح: ٦٦٠٨، إسناده حسن.

❷ ميزان الاعتدال للذهبي: ٣/ ٥٣٧.

❸ تحرير تقريب التهذيب: ٤/ ٩٠.

❹ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ٣٢٦.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ثقة ثبت فقيه مشهور" ❶

علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس ابن عمر والی روایت کو صحیح کہا ہے۔ ❷

اک مرفوع حدیث میں بھی جانوروں کو خصی کرنے کی ممانعت آئی ہے۔ ❸ لیکن راقم کی تحقیق میں وہ مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے جیسا کہ امام بیہقی نے بھی کہا ہے لیکن علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس ابن عباس والی مرفوع حدیث کو صحیح کہا ہے۔ ❹

تنبیہ: ...... گائے اور اونٹ کے نر و مادہ کے نکیل ڈالنے کے لیے ناک میں سوراخ کرنے اور آگ سے داغ کر نشان لگانے سے اجتناب کریں۔ کیونکہ ان کاموں کی دلیل کتاب و سنت سے ثابت نہیں ہے۔

عمر رضی اللہ عنہ سے بھی ایک روایت جانوروں کو خصی کرنے کی ممانعت کے بارے میں ہے جو راقم کی تحقیق میں ضعیف ہے لیکن بعض لوگ جو سفیان ثوری کو مدلس نہیں سمجھتے اور عاصم بن عبیداللہ راوی کو "حسن درجہ" کا سمجھتے ہیں کہ امام ترمذی نے عاصم بن عبیداللہ کی حدیث کو "حسن یا صحیح" کہا ہے ان کے نزدیک یہ روایت "حسن یا صحیح" ہے ملاحظہ فرمائیں۔

امام ابن أبی شیبۃ فرماتے ہیں:

حدثنا وكيع عن سفيان عن عاصم عن سالم عن ابن عمر ان عمر نهى عن الخصاء وقال النماء مع الذكر.

"عمر رضی اللہ عنہ نے جانوروں کو خصی کرنے سے منع فرمایا، اور فرمایا: افزائش نسل تو نر ہی میں ہوتی ہے۔" ❺

---

❶ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ٣٥٥.

❷ صحيح الجامع الصغير: ٦٨٦٢.

❸ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ١٠/ ٢٤؛ إسناده ضعيف.

❹ صحيح الجامع الصغير: ٦٩٦٠.

❺ مصنف ابن أبي شيبة: ٩/ ٦٣٧، ح: ٣٣٢٥٢، إسناده ضعيف.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ عکرمہ مولی ابن عباس:

امام ابن ابی شیبۃ فرماتے ہیں: ”حدثنا وکیع قال حدثنا أبو مکین عن عکرمة ”أنه کره خصاء الدواب .“ ثقہ تابعی عکرمہ مولی ابن عباس (۲۷ھ، ۱۰۷ھ) جانوروں کے خصی کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔ ❶

سند کی تحقیق:

۱: وکیع بن الجراح بن ملیح الرؤاسی أبوسفیان الکوفی: یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم اور سنن اربعہ کا مشہور راوی ہے۔

”ثقة حافظ عابد“ ❷

۲: نوح بن ربیعة الانصاری مولاھم أبو مکین البصری: یہ سنن ابوداود، سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ کا راوی ہے۔

امام احمد بن حنبل، امام یحییٰ بن معین اور امام یحییٰ بن سعید نے فرمایا: ”أبــو مـکیـن بصری ثقة“ ❸

۵۔ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز (۶۱ھ، ۱۰۱ھ)

امام ابن ابی شیبہ فرماتے ہیں:

حدثنا وکیع قال حدثنا اسامة بن زید عن یزید بن أبي حبیب قال کتب عمر بن عبدالعزیز الی اهل مصرینها هم عن خصاء الخیل وان یجری الصبیان الخیل .

امام یزید بن ابی حبیب (۵۳ھ، ۱۲۸ھ) فرماتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے خط لکھ کر

---

❶ مصنف ابن أبی شیبة: ۳۳۲۵۰، إسناده صحیح .

❷ تقریب التهذیب لابن حجر: ص ۳۶۹ .

❸ الجرح والتعدیل لابن أبي حاتم: ۸/ ۵۵۰، اسانید صحیحیه .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصر والوں کو منع کیا کہ وہ گھوڑے کو خصی نہ کریں اور بچوں کو گھوڑوں پر نہ دوڑائیں۔ ❶

سند کی تحقیق:

۱: وکیع بن الجراح بن ملیع الرؤاسی أبو سفیان الکوفی: یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم اور سنن اربعہ کا مشہور راوی ہے۔

"ثقة حافظ عابد" ❷

۲: اسامة بن زید اللیثی مولاهم أبو زید المدنی: یہ صحیح مسلم اور سنن اربعہ وغیرہ کا راوی ہے۔

امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: "اسامة بن زید اللیثی ثقة" ❸

امام العجلی نے فرمایا: "ثقة" ❹

امام یعقوب بن سفیان نے فرمایا: "ثقة" ❺ وغیرہ

۳: یزید بن أبي حبیب ، واسمه سوید الازدی مولاهم، أبو رجاء المصری: یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم اور سنن اربعہ کا مشہور راوی ہے۔

امام ابوزرعہ رازی نے فرمایا: "مصری ثقة" ❻

امام محمد بن سعد نے فرمایا: "کان ثقة ، کثیر الحدیث" ❼

۶۔ ابو عمر عبدالرحمٰن بن عمرو بن محمد الاوزاعی:

ثقہ امام عبدالرزاق بن ہمام بن نافع الحمیری مولاہم ابوبکر الصنعانی (۱۲۶ھ، ۲۱۱ھ) فرماتے ہیں: قال سألت الأوزاعی عن الخصاء فقال کانوا یکرهون خصاء

---

❶ مصنف ابن أبي شیبة: ۳۳۲۴۷، إسناده حسن.

❷ تقریب التهذیب لابن حجر: ص ۳۶۹. ❸ تاریخ یحیی بن معین: ۱/ ۱۵۶.

❹ کتاب الثقات العجلی: ص ۵۹. ❺ المعرفة والتاریخ الفسوی: ۳/ ۲۷۱.

❻ الجرح والتعدیل لابن أبی حاتم: ۹/ ۳۳۰.

❼ تهذیب التهذیب لابن حجر: ۷/ ۱۴۲.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كل شيء له نسل .

امام عبدالرزاق کہتے ہیں: میں نے امام اوزاعی سے جانور کو خصی کرنے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں (امام اوزاعی ۸۸ھ، ۱۵۷ھ) نے فرمایا: اسلاف ان تمام چیزوں کو خصی کرنا مکروہ سمجھتے تھے جن کی نسل چل سکتی ہے۔ ❶

۷۔ شہر بن حوشب:

ثقہ امام عبدالرزاق بن ہمام بن نافع الحمیری فرماتے ہیں:

قال أنا جعفر بن سليمان قال أخبرني شبيل أنه سمع شهر بن حوشب قرأ هذه الآية ﴿فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ﴾ ثم قال الخصاء منه .

امام شہر بن حوشب نے یہ آیت ﴿فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ﴾ اور وہ ضرور اللہ کی تخلیق کو بدل ڈالیں گے۔" (سورالنساء: ۱۱۹) پڑھی پھر کہا: اس آیت سے جانور کو خصی کرنا مراد ہے۔ ❷

سند کی تحقیق:

۱: جعفر بن سليمان الضبعي أبو سليمان البصري مولى بني الحريش: یہ صحیح مسلم اور سنن اربعہ وغیرہ کا مشہور راوی ہے۔

امام احمد بن حنبل نے فرمایا: "لا بأس به" اور امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: "ثقة" ❸

امام علی بن عبداللہ المدینی نے فرمایا: "ثقة عندنا" ❹

امام یعقوب بن سفیان الفسوی نے فرمایا: "وكان ثقة، متقنا" ❺

---

❶ مصنف عبدالرزاق: ٤/ ٤٥٨، ح: ٨٤٤٧ .

❷ تفسير القرآن لعبدالرزاق: ٢/ ١٣٥، ٦٢٧، إسناده حسن .

❸ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٢/ ٤١٢، إسناده صحيح .

❹ سوالات عثمان بن محمد بن أبي شيبة: ١٥ .

❺ المعرفة والتاريخ الفسوي: ١/ ٤٤ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام محمد بن سعد نے فرمایا: "كان ثقة ، وبه ضعف ، وكان يتشيع" [1] وغیرہ۔

۲: شبيل بن عزرة بن عمير الضبعی، أبو عمر البصری: یہ راوی سنن ابوداود کا ہے۔

امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: "شبيل بن عزرة ثقة" [2]

تنبیہ: ...... راقم کی تحقیق میں شہر بن حوشب راوی کو جمہور محدثین نے ضعیف کہا ہے یہ تفصیل کا موقع محل نہیں ہے لیکن شہر بن حوشب کے قول کو اس لیے نقل کیا ہے کہ بعض لوگوں کے نزدیک یہ راوی ''حسن درجہ'' کا ہے۔ اور یہ وہی لوگ ہیں جو خصی جانور کی قربانی کو جائز کہتے ہیں اور وہ مانتے بھی ہیں کہ خصی جانور کی قربانی کرنے کی جتنی احادیث ہیں وہ سب ضعیف ہیں ہم ان کے لیے دعا ہی کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحیح سمجھ عطا فرمائے اور سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

۸۔ احمد رحمہ اللہ بن حنبل:

امام اسحاق بن منصور مروزی فرماتے ہیں:

"قلت : يكره إخصاء الدواب ، قال: إی لعمری ، هی لماء الخلق ، قال اسحاق: كما قال ."

میں نے کہا: کیا جانوروں کو خصی کرنا مکروہ ہے؟ انہوں (امام احمد بن حنبل ۱۶۴ھ، ۲۴۱ھ) نے فرمایا: ہاں اللہ کی قسم! یہ (اعضائے تناسل) تخلیق الٰہی کی تکمیل ہے، امام اسحاق نے فرمایا کہ حق یہی ہے۔ [3]

تنبیہ: ...... امام احمد بن حنبل کے اس مذکورہ قول کے برعکس دوسرا قول "أرجو أ لا يكون بأس به" مرجوح اور منسوخ ہے۔ اسی حق کو اگر بعض الناس بھی تسلیم کر لیں تو عوام

---

[1] تهذيب التهذيب لابن حجر: ۱/ ۵٦۸ .

[2] الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٤/ ۳٤٦، إسناده صحيح .

[3] مسائل الامام أحمد بن حنبل واسحاق بن راهوية: ۲۷۸٦ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الناس کے لیے سنت پر عمل کرنے کی رکاوٹ دور ہو جائے کیونکہ ان لوگوں کی عجیب وغریب تاویلات نے عوام الناس کو اس سنت یعنی غیر خصی (انڈل) جانور کی قربانی کرنے سے روکا ہوا ہے حالانکہ جب ان سے پوچھا جائے تو یہی کہتے ہیں جی ٹھیک ہے غیر خصی (انڈل) جانور کی قربانی کرنا سنت ہے اور خصی جانور کی قربانی کرنے والی تمام روایات ضعیف ہیں لیکن اللہ کے نبی علیہ السلام نے خصی جانور کی قربانی کرنے سے منع تو نہیں فرمایا۔ لہٰذا خصی جانور کی قربانی جائز ہے۔

پتہ نہیں ان لوگوں نے یہ الفاظ ''جائز ہے'' فقہ حنفی سے سیکھ لیا ہے کیونکہ فقہ حنفی میں سنت کے مخالف کوئی مسئلہ آ جائے تو وہ جائز ہے۔ نعوذ باللہ

دوسرا ان لوگوں کا یہ کہنا ''کہ اللہ کے نبی علیہ السلام نے منع تو نہیں فرمایا'' تو ہمارا ان لوگوں سے سوال ہے، کیا اللہ کے نبی علیہ السلام نے عیدین کی صلوٰۃ (نماز) میں اذان دینے سے منع فرمایا ہے؟ یقیناً نہیں تو پھر کل کو کوئی شخص ان کے اس خود ساختہ قاعدہ کے مطابق اذان شروع کر دے تو کیا وہ جائز ہوگی؟

اسی طرح کوئی شخص پانچوں صلوات (نمازوں) کی اذان کے ساتھ درود پڑھنا شروع کر دیں (بلکہ حنفی لوگ پڑھتے ہیں) یہ دلیل لے کر ''کہ اللہ کے نبی علیہ السلام نے تو منع نہیں فرمایا'' تو کیا یہ جائز ہوگا؟

ایسے ہی لوگوں کے بارے میں امام ابن قیم رحمہ اللہ (۶۹۱ھ، ۷۵۱ھ) فرماتے ہیں: الغرض! اگر تم نے یہ (خود ساختہ) اصول جاری کیا تو بدعتوں کا دروازہ کھل جائے گا اور ہر بدعتی اپنی بدعت کے لیے اسی کو سند بنانے لگے گا۔ پس صحیح بات یہی ہے کہ جیسے نبی علیہ السلام کے کیے ہوئے کام کا کرنا سنت ہے اسی طرح آپ علیہ السلام کے چھوڑے ہوئے کام کا چھوڑنا بھی سنت ہے۔ ❶

الغرض صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ سے جانور کو خصی کرنے کی شدید مذمت ہے اور جانور کو خصی

❶ اعلام الموقعین: ۲/ ۳۷۲.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں تبدیلی کرنا ہے جیسا کہ آپ پچھلے صفحات پر پڑھ چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں تبدیلی کرنا کتنا بڑا گناہ ہے اس پر ہمیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں، اس کا فیصلہ آپ لوگ خود کر لیں۔

نیز جتنے دلائل ہم نے پیش کیے ہیں اس کے برعکس تابعی عروہ بن زبیر اور عطاء بن ابی رباح سے منقول ہے ''کہ گھوڑے کو خصی کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔'' [1] (اس کے علاوہ باقی آثار ضعیف ہیں) یہ دونوں قول قرآن وسنت کی واضح نص اور صحابہ رضی اللہ عنہم، تابعین اور سلف صالحین کے مقابلے میں غلط اور مردود ہیں۔ (یہ ان کا ذاتی اجتہاد ہے جو سنت کے مقابلے میں باطل ہے) اگر کوئی شخص سنت کے مقابلے میں ان دو تابعین کے قول کی بنیاد پر جانور کو خصی کرنا جائز سمجھتا ہے تو ہمارا ان سے سوال ہے کہ اس طرح تو پھر بے شمار تابعین سے ترک رفع یدین اور امام کے پیچھے سورت فاتحہ نہ پڑھنا، فجر کی دو سنت (صلوٰۃ فجر کی جماعۃ کے ہوتے ہوئے) پڑھ کر صلوۃ فجر کی جماعۃ میں شامل ہونا، اور ایک ہی مجلس میں اکٹھی تین طلاقیں دینے سے طلاق کا واقع ہو جانا، اور سجدوں میں رفع یدین کرنا، وغیرہ بھی صحیح ثابت ہیں۔ کیا ان تمام مسائل میں تابعین کے اقوال کو بنیاد بنا کر اگر کوئی شخص ان تمام مسائل کو جائز سمجھتا ہے تو کیا یہ درست ہے؟ یقیناً نہیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کو حق بات کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

غیر خصی (انڈل) جانور کی قربانی سنت ہے

قرآن وسنت کے عام دلائل سے غیر خصی (انڈل) جانور کی قربانی کرنا سنت ہے جن میں سے بعض کا ذکر گزر چکا ہے مزید دلائل ملاحظہ فرمائیں:

www.KitaboSunnat.com

[1] مصنف ابن أبي شيبة: ٢/ ٥٧٥، إسناده صحيح.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث نمبرا:

((عن أنس قال: ضحى نبی بکبشین املحین اقرنین ذبحهما بیده وسمی وکبر.))

''انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی علیہ السلام نے "بسم الله والله اکبر" پڑھ کر اپنے دست مبارک سے چتکبرے، سینگوں والے دو مینڈھے ذبح کیے۔'' ❶

حدیث نمبر۲:

((عن ابن عمر قال: كان النبی یذبح وینحر بالمصلی.))

''عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی علیہ السلام گائے اور اونٹ عیدگاہ میں ذبح کیا کرتے تھے۔'' ❷

حدیث نمبر۳:

((عن مجاشع ان النبی کان یقول: ان الجذع یوفی مما یوفی منه الثنی.))

''مجاشع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا: جہاں دو دانت والے (دوندے) بکرے کی قربانی کفایت کرتی ہے وہاں (بھیڑ کے ایک سال کے) کھیرے کی قربانی بھی کفایت کرتی ہے۔'' ❸ (یہ اس صورت میں ہے جب دوندے کا حصول مشکل ہو اس روایت کی تفصیل آگے آرہی ہے ان شاء اللہ)

---

❶ صحیح بخاری: ٥٥٦٤، وصحیح مسلم: ١٩٦٦.

❷ صحیح بخاری: ٩٨٢.

❸ سنن نسائی: ٤٣٨٨، وسنن أبوداؤد: ٢٧٩٦، إسناده صحیح.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سند کی تحقیق:

۱: هناد بن السری ابن مصعب التمیمی أبو السری الکوفی "ثقة": یہ صحیح مسلم اور سنن اربعہ وغیرہ کا مشہور راوی ہے۔ ❶

۲: أبو الاحوص، هو سلام بن سلیم الحنفی مولاهم أبو الاحوص الکوفی الحافظ: یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم اور سنن اربعہ کا مشہور راوی ہے۔

امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: "ثقة متقن" اور امام ابوزرعہ رازی نے فرمایا: "ثقة" اور ابوحاتم نے فرمایا: "صدوق" ❷ وغیرہ۔

۳: عاصم بن کلیب بن شهاب بن المجنون الجرمی الکوفی:

یہ صحیح مسلم اور سنن اربعہ کا مشہور راوی ہے۔

امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: "ثقة مأمون" ❸

امام احمد بن حنبل نے فرمایا: "اس کی حدیث میں کوئی حرج نہیں" اور امام ابوحاتم نے فرمایا: "صالح" ❹

امام ابن سعد نے فرمایا: "کان ثقة یحتج به" ❺

۴: کلیب بن شهاب بن المجنون الجرمی: یہ سنن اربعہ وغیرہ کا مشہور راوی ہے۔

امام ابوزرعہ رازی نے فرمایا: "کوفی ثقة" ❻

امام محمد بن سعد نے فرمایا: "کان ثقة، و رأیتهم یستحسنون حدیثه

---

❶ تقریب التهذیب لابن حجر: ص ۳۶۵.

❷ الجرح والتعدیل لابن أبي حاتم: ٤/ ٢٤١، إسناده صحیح.

❸ تاریخ یحيٰ بن معین: ٢/ ٢٨٨.

❹ الجرح والتعدیل لابن أبي حاتم: ٦/ ٤٥٧، إسناده صحیح.

❺ طبقات ابن سعد: ٦/ ٢٤١.

❻ الجرح والتعدیل لابن أبي حاتم: ٧/ ٢٢٧، إسناده صحیح.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ویحتجون به" ❶

امام العجلی نے فرمایا: "تابعی ثقة" ❷ وغیرہ

حدیث نمبر ۴:

((عن أبو سعید قال: کان النبی یضحی بکبش اقرن فحیل.))

"ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی علیہ السلام سینگوں والا غیر خصی (انڈل) مینڈھا قربانی کیا کرتے تھے۔" ❸

سند کی تحقیق:

۱: یحي بن معین بن عون بن زیاد بن بسطام بن عبدالرحمن، مولاهم أبو زکریا البغدادی: یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم اور سنن اربعہ کے مشہور راوی اور امام الجرح والتعدیل ہیں۔

"ثقہ حافظ مشہور امام الجرح والتعدیل" ❹

۲: حفص بن غیاث بن طلق بن معاویة بن مالك بن الحارث بن ثعلبة النخعی أبو عمر الکوفی قاضیها و قاضی بغداد: یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم اور سنن اربعہ کا مشہور راوی ہے۔

امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: "ثقة" ❺

---

❶ طبقات ابن سعد: ٦/ ١٢٣.

❷ کتاب الثقات للعجلی: ١٤٢٠.

❸ سنن أبو داؤد: ٢٧٩٣۔ جزء یحي بن معین: ٢٠٥۔ سنن ترمذی: ١٤٩٦۔ سنن نسائی: ٤٣٩٦۔ السنن الکبری للنسائی: ٤٤٨٠۔ سنن ابن ماجة: ٣١٢٨۔ صحیح ابن حبان: ٥٩٠٢۔ مستدرك الحاکم: ٥/ ١٥٣۔ السنن الکبری للبیهقی: ٩/ ٢٧٣، إسناده حسن.

❹ تقریب التهذیب لابن حجر: ص ٣٧٩.

❺ الجرح والتعدیل لابن أبي حاتم: ٣/ ٢٠٠، إسناده صحیح.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام محمد بن سعد نے فرمایا: "كان ثقة مأمونًا، كثير الحديث، يدلس" ❶

امام العجلی نے فرمایا: "ثقة، مأمون، فقيه" ❷

حفص بن غیاث مدلس ہیں اس روایت میں "عــن" سے روایت کر رہے ہیں لیکن "مستدرک الحاکم: ۵/۱۵۳" میں انہوں نے اپنے سماع کی صراحت کر دی ہے۔

۳: جعفر بن محمد بن علی بن الحسين بن علی بن أبي طالب الهاشمی العلوی: یہ صحیح مسلم اور سنن اربعہ وغیرہ کے مشہور راوی ہیں۔

امام شافعی نے فرمایا: "ثقة فی مناظرة جرت بينهما"

امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: "ثقة" اور امام ابو حاتم نے فرمایا: "جعفر بن محمد ثقة لا يسال عن مثله" ❸

۴: محمد بن علی بن الحسين بن علی بن أبی طالب الهاشمی، أبو جعفر الباقر: یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم اور سنن اربعہ کا مشہور راوی ہے۔

امام محمد بن سعد نے فرمایا: "كان ثقة، كثير الحديث، وليس يروى عنه من يحتج به" ❹

امام العجلی نے فرمایا: "تابعی ثقة" ❺

روایت نمبر ۵:

((عن نافع ان عبدالله بن عمر ضحى مرة بالمدينة قال نافع فامرني ان اشترى له كبشًا فحيلًا اقرن ثم اذبحة يوم

---

❶ طبقات ابن سعد: ٦/ ٣٨٩. ❷ كتاب الثقات للعجلی: ٣١٠.

❸ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٢/ ٤١٩، إسناده صحيح.

❹ طبقات ابن سعد: ٥/ ٣٢٠، ٣٢٤.

❺ كتاب الثقات للعجلی: ١٤٨٦.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الاضحى في مصلى الناس .))

''امام نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں قربانی کی اور مجھ کو سینگوں والا غیر خصی (انڈل) مینڈھا خریدنے کا حکم دیا، پھر عیدالاضحیٰ کے دن عیدگاہ میں اسے ذبح کیا۔'' ❶

سند کی تحقیق:

ا: نافع أبو عبدالله المدني مولى ابن عمر: یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم اور سنن اربعہ کا مشہور راوی ہے۔

''ثقة ثبت فقيه مشهور'' ❷

خصی جانور کی قربانی کرنے والی روایات کی تحقیق

خصی جانور کی قربانی کرنے والی تمام روایات ضعیف ہیں، وضاحت پیش خدمت ہے۔

حدیث: نمبرا:

پہلی حدیث جس کا مرکزی راوی عبداللہ بن محمد بن عقیل ہے اس کو جمہور محدثین نے ضعیف کہا ہے، اس نے اس روایت کو چار صحابہ رضی اللہ عنہم سے نقل کیا ہے اور اس سے اس روایت کو نقل کرنے والے راوی بھی چار ہیں اب ترتیب وار اس کی تحقیق ملاحظہ فرمائیں:

ا: عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ:

أخرجة ، سنن ابن ماجة: ٣١٢٢ـ مسند أحمد: ٦/ ١٣٦ ، ٢٢٠ ، ٢٢٥ـ شرح معاني الآثار للطحاوى: ٤/ ٢٣٨ـ مستدرك للحاكم:

---

❶ الموطا للإمام مالك: ١٣٩٢ ، إسناده صحيح .

❷ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ٣٥٥ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٧٥٤٧۔ السنن الکبری للبیهقی: ٩/ ٢٦٧۔ السنن الصغری للبیهقی: ٢/ ٤٠، ح ١٨٥٥۔ معرفة السنن الآثار للبیهقی: ٥٨٥٠، ٥٨٥١۔ شعب الایمان للبیهقی: ٢/ ٢٣١، ح ١٥٩١.

کلهم من طرق حدثنا سفیان عن عبدالله بن محمد عقیل عن أبي سلمة بن عبدالرحمن عن عائشة أو عن أبي هریره أن النبی کان إذا اراد أن یضحی اشتری کبشین عظیمین سمینین أقرنین أملعین موجؤین فذبح...... الخ"

''عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی علیہ السلام قربانی کا ارادہ فرماتے تو دو مینڈھے خریدتے جو خوب موٹے تازے، صحت مند، سینگدار، خوب صورت اور خصی ہوتے تھے، پھر انہیں ذبح کرتے۔''

اول:...... یہ روایت سفیان ثوری کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے اور ''عن'' سے روایت کر رہے ہیں کسی کتاب میں سماع کی صراحت نہیں ہے۔ اب سفیان ثوری کے مدلس ہونے کے دلائل ملاحظہ فرمائیں:

ا:...... امام یحییٰ بن سعید القطان (١٢٠ھ، ١٩٨ھ) فرماتے ہیں: میں نے سفیان ثوری سے صرف وہی کچھ لکھا ہے جس میں وہ ''حدثنی'' یا ''حدثنا'' کہتے تھے، سوائے دو حدیثوں کے۔ ❶

٢:...... امام عبداللہ بن مبارک (١١٨ھ، ١٨١ھ) نے فرمایا: میں نے امام ہشیم سے کہا: آپ تدلیس کیوں کرتے ہیں حالانکہ آپ نے (بہت کچھ) سنا ہے؟ امام ہشیم (١٠۴ھ،

❶ العلل ومعرفة الرجال لأحمد: ١/ ٢٤٢، ت ٣٤٢، إسناده صحیح.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸۳ھ) نے فرمایا: دو بڑے (بھی) تدلیس کرتے تھے یعنی اعمش اور (سفیان) ثوری۔ ❶

۳:...... امام ابونعیم الفضل بن دکین (۱۳۰ھ، ۲۱۳ھ) نے فرمایا: اور جب سفیان ثوری نے عمرو بن مرۃ سے حدیث سنی ہوتی، تو کہتے "حدثنا" اور "أخبرنا" اور جب آپ (سفیان ثوری) ان (عمرو بن مرۃ) سے تدلیس کرتے تو فرماتے: عمرو بن مرہ نے کہا۔ ❷

۴:...... امام یحییٰ بن معین (۱۵۸ھ، ۲۳۳ھ) نے فرمایا: سفیان ثوری تدلیس کرتے تھے۔ ❸

۵:...... امام علی بن عبداللہ المدینی (۱۶۱ھ، ۲۳۴ھ) نے فرمایا: لوگ حدیث سفیان (ثوری) میں یحییٰ بن سعید القطان کے محتاج ہیں کیونکہ وہ مصرح بالسماع روایات بیان کرتے تھے۔ علی بن المدینی کے نزدیک سفیان (ثوری) تدلیس کرتے تھے اور یحییٰ بن سعید القطان ان کی معنعن اور مصرح بالسماع روایتیں ہی بیان کرتے تھے۔ ❹

۶:...... امام ابو عاصم الضحاک بن مخلد (۱۲۲ھ، ۲۱۲ھ) نے فرمایا: ہم یہ سمجھتے ہیں کہ سفیان ثوری نے اس حدیث میں ابوحنیفہ سے تدلیس کی ہے۔ ❺

۷:...... امام المحدثین امام محمد بن اسماعیل البخاری (۱۹۴ھ، ۲۵۶ھ) نے فرمایا: سفیان (ثوری) کے بارے میں سب سے زیادہ جاننے والے یحییٰ بن سعید (القطان) ہیں، کیونکہ وہ ان کی تدلیس میں سے صحیح حدیثیں جانتے ہیں۔ ❻

۸:...... امام ابو حاتم رازی (۱۹۵ھ، ۲۷۷ھ) نے فرمایا: میں نہیں سمجھتا کہ (سفیان)

---

❶ الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: ۸/ ۴۵۲، إسناده صحیح.

❷ تاریخ أبی زرعة الدمشقی: ص ۲۲۱، ت ۱۱۹۳، إسناده صحیح.

❸ الجرح والتعدیل لابن أبي حاتم: ۴/ ۲۱۱، إسناده صحیح.

❹ الکفایة في علم الروایة للخطیب: ص ۳۱۵، إسناده صحیح.

❺ السنن الدارقطنی: ۳/ ۲۰۱، ح ۳۴۲۳، إسناده صحیح.

❻ الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: ۱/ ۱۸۷، إسناده صحیح.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثوری نے اسے قیس سے سنا ہے، میں اسے مدلس (یعنی تدلیس شدہ) سمجھتا ہوں۔ ❶

۹:...... امام ابن حبان (۲۷۴ھ، ۳۵۴ھ) نے فرمایا: وہ مدلس راوی جو ثقہ عادل ہیں، ہم ان کی صرف ان مرویات سے ہی حجت پکڑتے ہیں جن میں وہ سماع کی تصریح کریں۔ مثلاً سفیان ثوری، اعمش اور ابواسحاق وغیرہم جو کہ زبردست ثقہ امام تھے...... الخ ❷

۱۰:...... امام حاکم (۳۲۱ھ، ۴۰۵ھ) نے امام سفیان ثوری کو مدلسین کی تیسری قسم میں ذکر کر کے بتایا کہ وہ مجہول راویوں سے روایت کرتے تھے۔ ❸

۱۱:...... امام ذہبی (۶۷۳ھ، ۷۴۸ھ) لکھتے ہیں: وہ (سفیان ثوری) ضعیف راویوں سے تدلیس کرتے تھے۔ ❹

۱۲:...... امام العلائی (۶۹۴ھ، ۷۶۱ھ) لکھتے ہیں: اور تیسرے وہ جو مجہول نامعلوم لوگوں سے تدلیس کرتے تھے، جیسے سفیان ثوری...... ❺

۱۳:...... امام نووی (۶۳۱ھ، ۶۷۴ھ) نے فرمایا: سفیان ثوری رحمہ اللہ مدلسین میں سے تھے اور انھوں نے پہلی روایت میں "عن علقمة" کہا اور مدلس کی عن والی روایت بالاتفاق حجت نہیں ہوتی الا یہ کہ دوسری سند میں سماع کی تصریح ثابت ہو جائے۔ ❻

۱۴:...... عینی حنفی نے کہا: اور سفیان ثوری مدلسین میں سے تھے اور مدلس کی عن والی روایت حجت نہیں ہوتی الا یہ کہ اس کی تصریح سماع دوسری سند سے ثابت ہو جائے۔ ❼

---

❶ علل الحديث لابن أبي حاتم: ۳/ ۴۱، ح ۲۲۵.

❷ صحيح ابن حبان: ۱/ ۱۵۰.

❸ علوم الحديث للحاكم: ۱۰۵، ۱۰۶.

❹ ميزان الاعتدال للذهبي: ۲/ ۱۶۹.

❺ جامع التحصيل في احكام المراسيل: ص ۹۹.

❻ شرح صحيح مسلم النووي: ۱/ ۱۳۶.

❼ عمدة القاري: ۳/ ۱۱۲.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵:...... اہل الرائے کے ابن الترکمانی حنفی نے کہا: (سفیان) ثوری مدلس ہیں اور انہوں نے یہ روایت عن سے بیان کی ہے۔ ❶ وغیرہم

دوم:...... اس روایت کے مرکزی راوی عبداللہ بن محمد بن عقیل کو جمہور محدثین نے ضعیف کہا ہے وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: عبداللہ بن محمد بن عقیل ثقہ نہیں۔ ❷ اور اس کی حدیثیں قابل حجت نہیں۔ ❸ جرح وتعدیل کے امام علی بن عبداللہ المدینی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❹ امام الجوزجانی نے فرمایا: محدثین نے اس سے توقف کیا ہے اس کی عام روایات غریب ہیں۔ ❺ امام ابن خزیمہ نے فرمایا: میں نے امام مسلم بن الحجاج (صحیح مسلم کے مصنف) کو کہتے ہوئے سنا کہ ہم نے امام یحییٰ بن معین سے سوال کیا کہ عبداللہ بن محمد بن عقیل آپ کو زیادہ پسند ہے یا عاصم بن عبیداللہ، انہوں نے فرمایا کہ میں ان دونوں میں سے کسی کو بھی پسند نہیں کرتا۔ ❻

امام سفیان بن عیینہ نے فرمایا: "لا یحمد حفظ ابن عقیل ، کان ابن عقیل فی حفظه شیء فکرهت أن القیه" امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ تمام امر میں ضعیف ہے، اور امام ابوزرعہ رازی نے فرمایا: "یختلف عنه فی الاسانید" امام ابوحاتم رازی نے فرمایا: وہ حدیث میں کمزور ہے، قوی نہیں ہے، اس کی حدیث سے حجت نہیں پکڑی جاتی، اس کی حدیث لکھی جائے (متابعات میں) اور وہ تمام بن نجیح راوی سے

---

❶ الجوهر النقی: ۸/ ۲۶۲ .

❷ تاريخ عثمان بن سعيد الدارمی: ٥٥٥ .

❸ تاريخ يحي بن معين: ۱/ ۱۸۹ .

❹ سوالات محمد بن عثمان بن أبي شيبة: ۸۱ .

❺ احوال الرجال للجوزجانی: ۲۳٤ .

❻ صحيح ابن خزيمة: ۲۰۰۷ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادہ پسند ہے۔ ❶

امام محمد بن سعد نے فرمایا: وہ منکر الحدیث تھا، اس کی حدیثیں قابل حجت نہیں ہیں، اور کثیر العلم تھا۔ ❷ امام عقیلی نے اس کا ذکر ''ضعفاء'' میں کیا ہے، اور امام مالک اور امام یحییٰ بن سعید اس سے روایت نہیں کرتے تھے نیز امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ ضعیف الحدیث ہے۔ ❸ امام معاویہ بن صالح نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❹ امام ابن شاہین نے اس کا "الضعفاء والکذابین" میں ذکر کیا ہے۔ ❺ امام ابن حبان نے فرمایا: "كان ردي الحفظ كان يحدث على التوهم ، فيجيء بالخبر على غير سننه ، فلما كثر ذلك في أخباره وجب مجانبة والاحتجاج بضدها" ❻ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر "الضعفاء والمتروکین" میں کیا ہے۔ ❼ امام دارقطنی نے فرمایا: وہ قوی نہیں ہے، مزید فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ ❽ امام یعقوب بن سفیان نے فرمایا: وہ سچا ہے اور حدیث میں انتہائی ضعیف تھا۔ امام نسائی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ امام ابن خزیمہ نے فرمایا: وہ برے حافظے کی وجہ سے قابل حجت نہیں ہے۔ امام خطیب بغدادی نے فرمایا: وہ برے حافظے والا تھا۔ ❾

---

❶ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٥/ ١٨٨ .

❷ طبقات ابن سعد: ٩/ ٢٠١، ٢٠٢ .

❸ الضعفاء الكبير للعقيلي: ٢/ ٢٩٩ .

❹ الكامل في ضعفاء الرجال لابن عدي: ٥/ ٢٠٦ .

❺ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: ٣٢٨ .

❻ كتاب المجروحين لابن حبان: ٢/ ٣ .

❼ الضعفاء والمتروكين للجوزي: ٢/ ١٤٠ .

❽ العلل للدارقطني: ١/ ١٧٤، ٣/ ٢٢٢ .

❾ تهذيب التهذيب لابن حجر: ٣/ ٢٥٩، ٢٦٠ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ابن حزم نے کہا وہ قوی نہیں ہے۔ ❶ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: وہ سچا ہے، حدیث میں کمزور ہے اور کہا گیا ہے کہ آخری عمر میں حافظہ خراب ہوگیا تھا۔ ❷ راقم الحروف کے استاد محترم محدث العصر شیخ الحدیث حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں: ''إسنادہ ضعیف، ابن عقیل ضعیف ہے اور سفیان ثوری عن سے روایت کر رہا ہے اور اس حدیث کے شواہد ضعیف ہیں۔ ❸

تنبیہ: ......اس راوی پر جمہور محدثین کی جرح کے مقابلے میں بعض محدثین کی تعدیل مردود ہے۔

۲۔ أبو رافع رضی اللہ عنہ:

أخرجة: ...... مسند أحمد: ٦/ ٨۔ المعجم الكبير للطبراني: ١/ ٤٦٤، ح ٩١٦.

من طرق حدثنا شريك بن عبدالله، وقيس بن الربيع عن عبدالله بن محمد بن عقيل عن علي بن حسين عن أبي رافع قال: ضحى النبي بكبشين املجين موجبين.

''ابو رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے چتکبرے دو خصی مینڈھے ذبح کیے۔''

اول: ......اس روایت کی سند میں شریک بن عبداللہ راوی مدلس ہے اور عن سے روایت کر رہا ہے، سماع کی صراحت نہیں۔ ❹

---

❶ المحلى لابن حزم: ٢/ ١٩٧.

❷ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ١٨٨.

❸ انوار الصحيحفه فى الاحاديث الضعيفة: ص ٤٨٨.

❹ الفتح المبين في تحقيق طبقات المدلسين: ص ٧٥.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوم:...... اس روایت میں قیس بن ربیع راوی کو جمہور محدثین نے ضعیف کہا ہے وضاحت پیش خدمت ہے:

امام المحدثین امام بخاری کہتے ہیں: امام وکیع بن جراح نے اس کو ضعیف کہا ہے، امام یحییٰ اور امام عبدالرحمٰن اس سے روایت نہیں کرتے تھے اور امام عبدالرحمٰن پہلے اس سے روایت کرتے تھے پھر اس کو چھوڑ دیا تھا۔ [1] امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ کچھ چیز نہیں ہے۔ [2] امام نسائی نے فرمایا: وہ متروک الحدیث ہے۔ [3] امام الجوزجانی نے فرمایا: یہ ساقط ہے۔ [4] امام یعقوب بن سفیان نے فرمایا: میں نے محدثین سے سنا، اس کو ضعیف کہتے تھے۔ [5] امام دارقطنی نے فرمایا: یہ ضعیف ہے۔ [6] امام ابن حزم نے فرمایا: امام ابن معین اور امام عفان اور وکیع نے اس کو ضعیف کہا ہے اور امام یحییٰ القطان اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے اس کی حدیث کو چھوڑ دیا ہے۔ [7]

امام عقیلی نے اس کا ذکر ''الضعفاء'' میں کیا ہے۔ [8] امام ابن حبان نے بھی اس کا ذکر ''الضعفاء'' میں کیا ہے۔ [9] امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ حدیث میں کچھ چیز نہیں ہے اور وہ حدیث میں ضعیف ہے، امام ابوحاتم رازی نے فرمایا: محلّہ الصدوق اور قوی نہیں ہے اس کی

---

[1] التاریخ الصغیر للبخاری: ٢/ ١٥٢ .

[2] تاریخ یحي بن معین: ١/ ٢٠٤ .

[3] الضعفاء والمتروکین للنسائی: ص ٣٠١ .

[4] احوال الرجال للجوزجانی: ٧٣ .

[5] المعرفة والتاریخ الفسوی: ٣/ ١٤٦ .

[6] السنن الدارقطنی: ١/ ٣٣٠ .

[7] المحلی لابن حزم: ١٠/ ٣٧٩ .

[8] الضعفاء الکبیر للعقیلی: ٣/ ٤٧١ .

[9] کتاب المجروحین لابن حبان: ٢/ ٢٢٠ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث لکھی جائے (متابعات میں) اور اس سے حجت پکڑنا جائز نہیں۔ امام ابوزرعہ رازی نے فرمایا: اس میں کمزوری ہے۔ امام عفان نے اس پر جرح کی ہے، امام احمد بن حنبل نے فرمایا: اس نے منکر حدیثیں روایت کی ہیں۔ ❶ مزید امام احمد بن حنبل نے فرمایا: وہ شیعہ تھا اور بہت زیادہ حدیث میں غلطیاں کرنے والا تھا۔ امام وکیع بن جراح نے فرمایا: "واللّٰہ المستعان" امام یحییٰ نے فرمایا: یہ ضعیف ہے، اس کی حدیث لکھی جائے (متابعات میں)۔ امام ابن المبارک نے فرمایا: "فی حدیثہ خطا" ❷ امام ابن شاہین نے اس کا ذکر "الضعفاء والکذابین" میں کیا ہے۔ ❸ امام بیہقی نے فرمایا: وہ اہل علم (محدثین) کے نزدیک ضعیف ہے، قابل حجت نہیں۔ ❹ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر ''الضعفاء والمتروکین'' میں کیا ہے۔ ❺

امام محمد بن سعد نے فرمایا: وہ کثیر الحدیث ضعیف تھا۔ ❻ امام ذہبی نے فرمایا: یہ صدوق ہے، اس سے حجت نہیں پکڑی جاتی۔ ❼

سوم:...... اس روایت میں عبداللہ بن محمد بن عقیل راوی کو جمہور محدثین نے ضعیف کہا ہے جیسا کہ آپ پچھلے صفحات پر پڑھ چکے ہیں۔

۳۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ:

أخرجة :...... مسند عبد بن حمید: ١١٤٦۔ وشرح معانی الآثار

---

❶ الجرح والتعديل لابن أبى حاتم: ٧/ ١٣٠ .

❷ الكامل فى ضعفاء الرجال لابن عدى: ٧/ ١٥٧ .

❸ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: ٥٢٣ .

❹ السنن الكبرى للبيهقى: ٦/ ١٣٦ ، ٨/ ٣٤٤ .

❺ الضعفاء والمتروكين للجوزى: ٣/ ١٩ .

❻ طبقات ابن سعد: ٦/ ٣٧٧ .

❼ ديوان الضعفاء والمتروكين للذهبى: ٣٤٥٧ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

للطحاوی: ٤/ ٢٣٩، ومسند أبو يعلي: ١٧٩٢ـ السنن الكبرى للبيهقى: ٩/ ٢٦٨ـ فضائل الاوقات للبيهقى: ٢١١.

((كلهم من طرق حدثنا عبدالله بن محمد بن عقيل قال أخبرني عبدالرحمن بن جابر بن عبدالله قال حدثني أبيه (جابر بن عبدالله) أن النبى اتى بكبشين املحين أقرنين عظيمين موجوئين فاضجع ...... الخ))

''جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے چتکبرے، سینگوں والے، موٹے تازے، دو خصی مینڈھے منگوائے تو ایک ذبح کرتے وقت کہا......''

اس روایت میں بھی مرکزی راوی عبداللہ بن محمد بن عقیل ہے، جس کو جمہور محدثین نے ضعیف کہا ہے۔ جیسا کہ آپ پچھلے صفحات پر اس کے متعلق پڑھ آئے ہیں، لہٰذا یہ روایت بھی ضعیف ہے۔

حدیث نمبر۲: ابی الدرداء رضی اللہ عنہ:

أخرجة:...... مسند ابن أبي شيبة: ١/ ٥١٣ـ و مسند أحمد: ٥/ ١٩٦.

((من طرق حدثنا الحجاج بن أرطاة عن أبي نعمان عن بلال بن أبي الدرداء عن أبيه (أبى الدرداء) قال: ضحى النبى بكبشين جذعين موجين.)) (اس روایت سے اگلی روایت میں لفظ خصيين بھی آیا ہے، سند یہی ہے)

''ابی الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے دو جزعہ خصی مینڈھوں کی قربانی کی۔''

اول:...... اس روایت کی سند میں حجاج بن ارطاۃ راوی مدلس ہے اور ''عن'' سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایت کر رہا ہے اور جمہور محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

امام احمد بن حنبل نے فرمایا: حجاج بن ارطاۃ مدلس ہے۔ ❶ امام نسائی نے فرمایا: وہ ضعیف ہے۔ اور اس کی حدیث قابل حجت نہیں ہے۔ ❷ امام زائدہ، حجاج سے روایت نہیں کرتے تھے، انہوں نے اس کی حدیث کو ترک کر دیا تھا۔ امام یحییٰ بن سعید، حجاج بن ارطاۃ سے حدیث روایت نہیں کرتے تھے۔ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: وہ مضطرب الحدیث تھا، امام حماد بن زید نے فرمایا: "كان الحجاج اسرد للحديث من سفيان الثوري، امام احمد بن حنبل نے فرمایا: حجاج ان لوگوں سے روایت کرتا ہے، جن سے اس کی ملاقات نہیں ہوئی، اور وہ ضعیف ہے۔ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: الحجاج بن ارطاۃ کوفی صدوق ہے، قوی نہیں ہے۔ یدلس عن محمد بن عبیداللہ العرزمی (متروک راوی) عن عمرو بن شعیب، اور وہ ابن ابی لیلیٰ (ضعیف راوی) اور مجالد (ضعیف راوی) کی مثل ہے۔ اور امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: حجاج کی حدیث قابل حجت نہیں۔ امام ابو حاتم نے فرمایا: حجاج صدوق ہے اور ضعیف راویوں سے تدلیس کرتا تھا، اس کی حدیث لکھی جائے (متابعات میں) وإذا قال حدثنا فهو صالح لا يرتاب في صدقه، وحفظه إذا بين السماع، ولا يحتج بحديثه لم يسمع من الزهري، ولا من هشام بن عروة، ولا من عكرمة. امام ابوزرعہ رازی نے فرمایا: حجاج صدوق مدلس ہے۔ ❸

امام عقیلی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں کیا ہے۔ امام احمد بن حنبل سے پوچھا گیا کہ حجاج بن ارطاۃ کی حدیث قابل حجت ہے، تو انہوں نے فرمایا: نہیں۔ ❹ امام ابن شاہین نے

---

❶ العلل ومعرفة الرجال لأحمد: ٢/ ٢٦٤.

❷ السنن الصغرى للنسائي: ٨/ ٩٢.

❸ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٣/ ١٦٨، ١٦٩. ان تمام اقوال کی سندیں صحیح ہیں۔

❹ الضعفاء الكبير للعقيلي: ٢/ ١٠١.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا ذکر "الضعفاء والکذابین" میں کیا ہے۔ ❶ امام دارقطنی نے فرمایا: اس کی حدیث قابل حجت نہیں، ضعیف ہے اور حافظ نہیں ہے۔ ❷ امام المحدثین امام بخاری نے اس کا ذکر ''ضعفاء'' میں کرنے کے بعد فرمایا: امام ابن المبارک نے فرمایا: الحجاج مدلس تھا۔ ❸ امام ابن حبان اس کا ذکر ''ضعفاء'' میں کرنے کے بعد کہتے ہیں، اس کو امام ابن المبارک اور یحییٰ بن سعید القطان اور ابن مہدی اور امام یحییٰ بن معین اور امام احمد بن حنبل نے چھوڑ دیا تھا۔ ❹ امام بیہقی نے فرمایا: حجاج سے حجت نہیں پکڑی جاتی، ضعیف ہے۔ ❺ امام خطیب بغدادی نے فرمایا: وہ مدلس تھا، امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: وہ ضعیف ہے، امام یعقوب بن شیبہ نے فرمایا: "صدوق، وفي حديثه اضطراب" ❻ امام ابن الجوزی نے اس کا ذکر "الضعفاء والمتروكين" میں کیا ہے۔ ❼ امام محمد بن سعد نے فرمایا: "كان شريفا، اور حدیث میں ضعیف تھا۔ ❽

امام ذہبی نے اس کا ذکر ''ضعفاء'' میں کیا ہے۔ ❾ امام اسماعیل القاضی نے فرمایا: "مضطرب الحديث لكثرة تدليسه، وقال محمد بن نصير، الغالب على حديثه الارسال، والتدليس، وتغير الالفاظ" ❿

---

❶ الضعفاء والكذابين لابن شاهين: ١٤٩ .

❷ السنن الدارقطني: ١/ ٧٩، ٢/ ٢٠٧ .

❸ كتاب الضعفاء للبخاري: ٧٥ .

❹ كتاب المجروحين لابن حبان: ١/ ٢٦٩ .

❺ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ١٥٩، ١٧٩ .

❻ تاريخ بغداد للخطيب: ٨/ ٢٢٥، ٢٣١ .

❼ الضعفاء والمتروكين للجوزي: ١/ ١٩١ .

❽ طبقات ابن سعد: ٦/ ٣٥٩ .

❾ المغني في الضعفاء للذهبي: ١/ ٢٣٥ .

❿ تهذيب التهذيب لابن حجر: ١/ ٦٦٢ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوم:...... اس روایت کی سند میں دوسرا راوی ابونعمان اور وہ یعلی بن نعمان ہے۔ ❶ اس راوی کی صرف اکیلے امام ابن حبان نے توثیق کی ہے، اور اہل علم اس بات کو بخوبی جانتے ہیں کہ اکیلے امام ابن حبان کی توثیق کوئی حیثیت نہیں رکھتی لہٰذا یہ راوی ''مجہول'' ہے۔ نیز امام ابن حبان مشہور متساہل ہیں، اس کے لیے راقم کی کتاب ''الضعفاء والمتروکین: ۱/ ۴۳ تا ۵۷'' پڑھے۔

سوم:...... اس روایت کی سند میں تیسرا راوی بلال بن ابی الدرداء کی توثیق متساہلین محدثین نے کی ہے لہٰذا یہ راوی بھی ''مجہول'' ہے، متساہلین محدثین کے رد کے لیے راقم کی کتاب ''الضعفاء والمتروکین: ۱/ ۶۳ تا ۹۱'' پڑھے۔

تنبیہ:...... امام احمد بن صالح کا بلال بن ابی الدرداء کو ثقہ کہنا باسند صحیح ثابت نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

الشیخ حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حجاج بن ارطاۃ راوی ضعیف مدلس ہے۔ ❷

علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حجاج بن ارطاۃ راوی ضعیف اور مدلس ہے۔ ❸

حدیث نمبر ۳:

أخرجة:...... سنن أبو داؤد: ۲۷۹۲۔ والسنن الكبرى للبيهقى: ۹/ ۲۸۷۔ وشعب الايمان للبيهقى: ۷۳۲۴.

((من طرق أخبرنا محمد بن اسحاق عن يزيد بن أبى حبيب عن أبى عياش عن جابر بن عبدالله قال: ذبح النبى يوم الذبح كبشين أقرنين املحين موجأين [موجيين] ...... الخ))

---

❶ تعجيل المنفعة لابن حجر: ۲/ ۳۸۷.

❷ تحفة الاقويا في تحقيق كتاب الضعفاء: ص ۳۲.

❸ سلسلة الاحاديث الضعيفة والموضوعة: ۳/ ۴۵، ۷۵.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے قربانی کے دن سینگوں والے، چتکبرے دو خصی مینڈھے ذبح کیے۔''

اول:...... یہ حدیث بھی ضعیف ہے، اس روایت کی سند میں محمد بن اسحاق راوی مدلس ہے اور ''عن'' سے روایت کر رہا ہے کسی کتاب میں سماع کی صراحت نہیں ہے۔

امام احمد بن حنبل نے محمد بن اسحاق کے بارے میں فرمایا: وہ بکثرت تدلیس کرتے تھے، میرے نزدیک ان کی سب سے عمدہ حدیث وہ ہے، جس میں یہ "أخبرني" یا "سمعت" کہے۔ ❶

محدث العصر شیخ زبیر علی زئی رحمہ اللہ اس حدیث کے بارے میں کہتے ہیں: "إسناده ضعيف ، محمد بن اسحاق نے اس روایت میں سماع کی صراحت نہیں کی (کیونکہ شیخ زبیر علی زئی رحمہ اللہ کے نزدیک محمد بن اسحاق مدلس ہے) اور جس روایت میں سماع کی صراحت کی ہے، اس میں ''خصی'' کے الفاظ نہیں ہیں۔'' ❷

علامہ البانی رحمہ اللہ نے محمد بن اسحاق کو مدلس کہا ہے۔ ❸ اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ضعیف بھی کہا ہے۔ ❹

دوم:...... اس روایت کی سند میں ابو عیاش راوی ''مجہول الحال'' ہے اس کی تفصیل آگے آ رہی ہے۔

راقم کہتا ہے کہ شیخ زبیر علی رحمہ اللہ نے جس روایت کے بارے میں کہا ہے کہ وہ ''خصی'' الفاظ کے بغیر ''حسن'' ہے تو ان کا ''حسن'' کہنا درست نہیں ہے وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

---

❶ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٧/ ٢٦٢ ، إسناده صحيح .

❷ انوار الصحيفة في الاحاديث الضعيفة: ص ١٠١ .

❸ ارواء الغليل: ٤/ ٣٥٠ .

❹ ضعيف سنن أبو داؤد للألباني: ص ٢٧٣ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أخرجة:...... مسند أحمد: ٣/ ٣٧٥۔ وصحيح ابن خزيمه: ٢٨٩٩۔ وسنن ابن ماجة: ٣١٢١۔ والسنن الكبرى للبيهقي: ٢/ ٤١۔ ومستدرك الحاكم: ٢/ ١٧٤، ح: ١٧١٦.

((من طرق عن ابن إسحاق حدثني يزيد بن أبي حبيب المصري عن خالد بن أبي عمران عن أبي عياش عن جابر بن عبدالله الانصاري ان النبي ذبح يوم العيد كبشين ثم قال حين وجههما: إني وجهت وجهي للذي فطر السموات والارض حنيفاً مسلماً وما أنا من المشركين، إن صلاتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب العالمين لا شريك له وبذلك أمرت وأنا أول المسلمين بسم الله الله اكبر اللهم منك ولك عن محمد وأمته.))

''جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے عید کے دن دو مینڈھے ذبح کیے اور جب انہیں (ذبح کرنے کے لیے) قبلہ رخ کیا تو یہ دعا مانگی.........''

اول:...... یہ حدیث بھی ضعیف ہے، اس روایت کی سند میں ابو عیاش المعافری المصری راوی ''مقبول'' یعنی مجہول الحال ہے۔ ❶ اور محدث العصر علامہ البانی رحمہ اللہ نے بھی ابوعیاش المعافری المصری کو ''مستور'' یعنی مجہول الحال کہا ہے۔ ❷

اس راوی کے بارے میں متساہل محدثین کی توثیق قابل قبول نہیں، اس کی تفصیل کے لیے راقم کی کتاب ''الضعفاء والمتروکین: ۱/ ۶۳ تا ۹۱'' پڑھیے۔

❶ تحرير تقريب التهذيب: ٤/ ٢٤٦.

❷ ارواء الغليل: ٤/ ٣٥٠.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہر حال ہر اہل علم کی بات جو اصول حدیث کے مطابق ہوگی وہ قابل قبول ہوگی اور جو بات اصول حدیث کے منافی ہوگی، وہ نا قابل قبول ہوگی۔

دوم:...... اس روایت میں ''موجیین'' یعنی خصی کے الفاظ ہی نہیں ہے جیسا کہ شیخ زبیر علی زئی رحمہ اللہ کا قول بھی گزر چکا ہے، تو ان بعض الناس کو اپنے خود ساختہ اصول ''تساہل+تساہل'' سے اس روایت کو ''حسن درجہ'' کی بنانے سے کیا فائدہ ہوگا؟

جب کہ ان کا اصل مقصد ہی فوت ہوگیا بہر حال یہ حدیث اصولِ حدیث کی روشنی میں ضعیف ہی ہے۔

تنبیہ: ......کتب احادیث میں ''خصی'' لفظ کی عربی کے لیے درج ذیل الفاظ استعمال ہوئے ہیں: "موجاین" و "موجیین" و "خصیین" ان تینوں الفاظ کا ترجمہ ''خصی'' بنتا ہے۔

عبداللہ بن محمد بن عقیل راوی کے متعلق ایک ضروری وضاحت:

بعض لوگ عبداللہ بن محمد بن عقیل راوی کو ''حسن درجے'' کا سمجھتے ہوئے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کو ''حسن'' کہتے ہیں، حالانکہ صرف سات محدثین نے اس کی توثیق کی ہے، اور اس کے مقابلے میں اکیس (۲۱) محدثین نے جرح کی ہے، اور جرح بھی مفسر ہے، ہمارا ان سے سوال ہے کہ جمہور (اکثر) اکیس (۲۱) محدثین بنتے ہیں یا کہ سات (۷) محدثین، اگر ان کے خیال میں اکیس (۲۱) محدثین کے مقابلے میں سات محدثین کو ترجیح ہوگی، اور جرح مفسر بھی قبول نہیں ہوگی، تو پھر ہم ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا ہی کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحیح سمجھ عطا فرمائے۔ (آمین)

ان لوگوں کے اس طریقہ کار سے تو اصول حدیث کا علم ہی بے کار ہو جائے گا، اور اسماء الرجال کا علم ایک مذاق بن کر رہ جائے گا، ان کے اس طریقہ کار سے ثقہ راوی ضعیف، اور ضعیف راوی ثقہ بن جائے گا۔ اور بدعتیوں کے لیے بدعت جاری کرنے کا ایک نیا دروازہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھل جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس خود ساختہ اصول کے شر سے محفوظ فرمائے۔ آمین
لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ سب باتیں ان لوگوں کی نظر میں فضول ہیں۔ (واللہ اعلم)
جیسا کہ ان لوگوں کے رویے سے پتہ چلتا ہے لہٰذا ہم ان کے نزدیک ''حسن درجے'' کے راوی عبداللہ بن محمد بن عقیل کی ایک حدیث نقل کر رہے ہیں، جو ان لوگوں کے خود ساختہ اصول کے تحت ''حسن درجہ'' کی ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

امام اسحاق بن راہویہ (۱۶۱ھ، ۲۳۸ھ) فرماتے ہیں:

((أخبرنا عبدالرزاق حدثنا معمر عن عبدالله بن محمد بن عقيل بن أبي طالب قال: دخلت على الربيع بنت معوذ ابن عفرا..... كان النبي يصلنا ويزورنا، فتوضا في هذا الاناء، وهو نحو من مد، قالت: فغسل يديه، ثم تمضمض، واستنثر، وغسل وجهه ثلاثًا، ثم غسل يديه ثلاثا ثلاثًا، ثم مسح برأسه مرتين، ومسح بأذنيه ظاهرهما وباطنهما، ثم غسل قدميه ثلاثاً ثلاثاً، ثم قالت: إنما ابن عباس دخل علي فسألني عن هذا الحديث، فأخبرته، فقال يأبى الناس إلا الغسل ونجد في كتاب الله المسح يعني على القدمين.)) [1]

''عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب نے بیان کیا، میں ربیع بنت معوذ بن عفرا رضی اللہ عنہا کے ہاں گیا...... انہوں نے فرمایا: نبی علیہ السلام ہمارے ہاں تشریف لایا کرتے تھے، آپ علیہ السلام نے اس برتن سے وضو کیا، یا اس جیسے برتن سے اور وہ مکہ (تقریباً دس چھٹانک) کے برابر ہے، آپ علیہ السلام نے دونوں ہاتھ دھوئے، پھر کلی کی، ناک جھاڑا اور تین بار چہرہ دھویا، پھر تین تین بار ہاتھ دھوئے، پھر

[1] مسند إسحاق بن راهوية: ٥٤١، ضعيف.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوبار سر کا مسح کیا، پھر تین تین بار پاؤں دھوئے، پھر فرمایا: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ میرے ہاں آئے تو انہوں نے اس حدیث کے متعلق مجھ سے پوچھا، تو میں نے انہیں بتایا، تو انہوں (عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: لوگ صرف غسل (دھونے) ہی کو مانتے ہیں، جبکہ ہم اللہ کی کتاب میں مسح کرنا پاتے ہیں، یعنی پاؤں پر۔''

راوی عبداللہ بن محمد بن عقیل کی اس روایت سے دو مسئلے ثابت ہو رہے ہیں، ایک وضو کے دوران سر کا مسح دوبار کرنا، دوسرا مفسر قرآن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا فتویٰ اور ساتھ ان کا یہ کہنا کہ لوگ صرف پاؤں دھونے ہی کو مانتے ہیں جب کہ ہم اللہ کی کتاب (قرآن مجید) میں پاؤں پر مسح کرنا پاتے ہیں۔

اس روایت کے بارے میں تبصرہ ہم ان بعض الناس اور عوام الناس پر چھوڑتے ہیں۔

عبداللہ بن محمد بن عقیل کے علاوہ اس روایت کے دونوں راوی ثقہ ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

۱: عبدالرزاق بن همام بن نافع الحميرى: یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم اور سنن اربعہ کے مشہور راوی ہیں۔

''ثقة حافظ مصنف شهير'' ❶

۲: معمر بن راشد الأزدي العداني مولاهم: یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم اور سنن اربعہ کا مشہور راوی ہے۔

امام یحییٰ بن معین وغیرہ نے ''ثقہ'' کہا ہے۔ ❷

بہر کیف راقم کی تحقیق میں یہ حدیث عبداللہ بن محمد بن عقیل کو جمہور محدثین کے ضعیف کہنے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ (اس روایت کے بعض ٹکڑے دوسری احادیث سے صحیح ثابت ہیں)

---

❶ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ۲۱۳ .

❷ تهذيب التهذيب لابن حجر: ٦/ ٣٦٤ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قربانی کے جانور کا دوندا ہونا لازم ہے

جس طرح قربانی کے جانور کا غیر خصی (انڈل) ہونا ضروری ہے، اسی طرح قربانی کے جانوروں کا دوندا (دو دانت والا) ہونا لازمی ہے، اس کے بارے میں حدیث ملاحظہ فرمائیں:

((عن جابر قال: قال النبی لا تذبحوا الا مسنه الا ان یعسر علیکم فتذبحو جذعة من الضان .)) ❶

''جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی علیہ السلام نے فرمایا: صرف دو دانت والا جانور ذبح کرو، اگر تمہیں (اس کا ملنا) مشکل ہو تو پھر بھیڑ کا (ایک سال کا) کھیرا ذبح کرو۔''

امام محمد بن علی بن محمد الشوکانی (المتوفی ۱۲۵۰ھ) فرماتے ہیں: اور (اس حدیث میں واضح) صراحت ہے کہ بھیڑ کے کھیرے کی قربانی صرف اس صورت میں جائز ہے اور کافی ہے، جب قربانی کرنے والے پر دوندے (دو دانت والے) جانور کا حصول مشکل ہو جائے۔ ❷

امام محمد بن اسماعیل الصنعانی (المتوفی ۱۱۸۲ھ) فرماتے ہیں: یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ بھیڑ کا کھیرا کسی بھی صورت قربانی کے لیے جائز نہیں، البتہ دو دانت والے جانور کا ملنا مشکل ہو تو بھیڑ کا کھیرا جائز ہے۔ ❸

صحیح مسلم کی حدیث سے معلوم ہوا کہ ''یعسر علیکم'' یعنی تمہارے لیے مشکل ہو جائے تو اس کی یہ صورت ہو سکتی ہے کہ منڈی میں دو دانتا جانور مل نہ رہا ہو یا نایاب ہو یا

---

❶ صحیح مسلم: ١٩٦٣ .

❷ نیل الاوطار للشوکانی: ٥/ ١٠٨ .

❸ سبل السلام الصنعانی: ٤/ ٢٤٦ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر مل رہا ہے تو اتنا مہنگا ہو کہ آدمی کے لیے وہ جانور خریدنے کی ہمت نہ ہو یا اس کے علاوہ بھی کئی اور صورتیں ہوسکتی ہیں بہرحال ان صورتوں میں سے کوئی صورت ہو تو پھر بھیڑ کا کھیرا قربانی کیا جاسکتا ہے، وگرنہ دو دانتا جانور کی قربانی کرنا لازمی ہے۔

امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جمہور کے نزدیک بھیڑ کا کھیرا اسے کہتے ہیں جس نے ایک سال پورا کرلیا ہو۔ ❶

مسنہ (دو دانت والے) کی عدم دستیابی کی صورت میں بھیڑ کا کھیرا سنت ہے

اگر دو دندے جانور مثلاً اونٹ، گائے، بھیڑ، بکرا اور بکری وغیرہ کا ملنا مشکل ہوجائے تو پھر بھیڑ کے کھیرے کی قربانی کرنا سنت ہے۔ وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

ثقہ تابعی کلیب بن شہاب المجنون فرماتے ہیں:

”كنا في سفر فحضر الاضحى فجعل الرجل منا يشترى المسنة بالجذعتين والثلاثة فقال لنا رجل من مزينة كنا مع النبى عليه السلام فى سفر فحضر هذا اليوم فجعل الرجل يطلب المسنة بالجذعتين والثلاثة فقال النبى عليه السلام إن الجذع يوفى مما يوفى منه الثنى.“ ❷

”ہم سفر میں تھے کہ عیدالاضحیٰ آ گئی، چنانچہ ہم میں سے ہر شخص دو یا تین (بھیڑ

---

❶ فتح الباري لابن حجر: ١٠/ ٧، تحت حديث ٥٥٤٧.

❷ سنن نسائي: ٤٣٨٨، وسنن أبوداؤد: ٢٧٩٦، إسناده صحيح۔ اس روایت کی سند کی تحقیق پچھلے صفحات پر گزر چکی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے) کھیروں کے عوض دو دانت والا (بکرا یا بکری وغیرہ) خریدنے لگا، اس پر مزینہ قبیلے کے ایک آدمی (مجاشع بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ ہم نبی علیہ السلام کی معیت میں محوِ سفر تھے، یہ دن (عید الاضحیٰ) آ گیا تو ہر شخص دو یا تین (بھیڑ کے) کھیروں کے بدلے دو دانت والا (جانور بکرا یا بکری وغیرہ) طلب کرنے لگا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: بے شک جہاں دو دانت والے (دوندے) بکرے کی قربانی کفایت کرتی ہے وہاں (بھیڑ کے ایک سال کے) کھیرے کی قربانی بھی کفایت کرتی ہے۔"

یہ حدیث صحیح مسلم کی حدیث "تم صرف دو دانت والا جانور ذبح کرو، اگر تمہیں (اس کا ملنا) مشکل ہو تو پھر بھیڑ کا (ایک سال کا) کھیرا ذبح کرو" کی مؤید ہے، کیونکہ ایک تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم دو دانت والے کی ہی قربانی دیتے تھے۔ تبھی تو وہ بھیڑ کے کھیرے جانوروں کے بدلے میں دو دانت والے خریدنے لگے اور دوسری بات یہ ہے کہ بکریوں وغیرہ کی کمی اور قلت کی وجہ سے آپ علیہ السلام نے فرمایا: "بے شک دو دانتا کفایت کرتا ہے، وہاں (بھیڑ کا) کھیرا بھی کفایت کرتا ہے۔" لہٰذا جب جانوروں کی قلت ہو تو بھیڑ کا کھیرا کرنا سنت ہے اور یہ قلت صحیح مسلم کی حدیث "إلا أن یعسر علیکم" میں موجود ہے اس لیے صرف دوندے (دو دانتا) جانور کی ہی قربانی کرنی چاہیے، اگر اس کا حصول مشکل ہو تو پھر بھیڑ کے کھیرے کی قربانی کی جا سکتی ہے۔

تنبیہ: ...... دو دانتے جانور کے علاوہ چار دانتے، چھ دانتے وغیرہ جانور کی قربانی سنت سے ثابت نہیں ہے، لہٰذا چار دانتے اور چھ دانتے وغیرہ جانور کی قربانی نہیں کرنی چاہیے۔

بہرکیف مطلق طور پر بھیڑ کے کھیرے کی قربانی نہیں کی جا سکتی اور بھیڑ کے کھیرے کے مطلق جواز کے بارے میں مروی تمام روایات ضعیف ہیں، طوالت کے خوف کی وجہ سے صرف ایک روایت کی وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا: ''بہترین قربانی بھیڑ کا کھیرا ہے یہ سن کر لوگ بھیڑ کے کھیرے کو تیزی سے خریدنے لگے۔'' (سنن ترمذی: ١٤٩٩، ومسند أحمد: ٢/ ٤٤٤، والسنن الكبرى للبيهقي: ٩/ ٢٧١، ضعيف)

اول:...... اس روایت کی سند میں کدام بن عبد الرحمٰن السلمی راوی مجہول ہے۔ ❶

دوم:...... اس روایت کی سند میں دوسرا راوی ابو کباش السلمی بھی مجہول ہے۔ ❷

الشیخ محمد یحییٰ گوندلوی رحمہ اللہ اس حدیث کی تشریح میں لکھتے ہیں: ''صحیح یہی ہے کہ بھیڑ کا کھیرا تب کفایت کرتا ہے جب دو دانت والی قربانی میسر نہ جیسا کہ صحیح مسلم میں ہے۔ ❸

بکری کے جذعہ (کھیرے) کی قربانی نہیں کی جاسکتی

بکری کے کھیرے کی قربانی کسی بھی صورت میں نہیں کی جاسکتی کیونکہ قربانی میں اونٹ، گائے، بکرا یا بکری وغیرہ کا دو دانتا ہونا لازم ہے۔ لیکن نبی علیہ السلام نے ایک صحابی ابو بردہ رضی اللہ عنہ کو بکری کے کھیرے کی قربانی کی رخصت دی تھی، یہ رخصت صرف انہی صحابی کے لیے خاص تھی، وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

براء رضی اللہ عنہ بن عازب بیان کرتے ہیں: ''میرے ماموں ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے صلوٰۃ (نماز) عید سے قبل قربانی کی تو نبی علیہ السلام نے انہیں فرمایا: تیری بکری گوشت کی بکری ہے (یعنی اس کے گوشت کا فائدہ ہے لیکن قربانی نہیں ہوئی) انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے پاس بکری کا پالتو جذعہ (کھیرا) ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''تم اسے ذبح کرو اور تیرے سوا کسی اور

---

❶ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ٢٨٥.

❷ تقريب التهذيب لابن حجر: ص ٤٢٣.

❸ صحيح سنن ترمذي، مترجم: ٢/ ٢٦٧.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لیے (بکری کے کھیرے کی قربانی) درست نہیں۔'' ❶

نیز دوسری روایت عقبہ رضی اللہ عنہ بن عامر والی تو اس میں بھی خاص عقبہ رضی اللہ عنہ بن عامر کے لیے رخصت ہے، جیسا کہ کسی صحابی سے بھی عقبہ رضی اللہ عنہ بن عامر کے بعد بکری کے جذعہ کی قربانی کرنا ثابت نہیں ہے اور امام المحدثین امام بخاری رحمہ اللہ کا ''صحیح بخاری'' میں اس حدیث پر باب کی تبویب سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ حدیث ابو بردہ رضی اللہ عنہ نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: اہل علم کا اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ (قربانی میں) بکری کا جذعہ (کھیرا) کفایت نہیں کرتا اور (قربانی میں) دو دانتا میسر نہ آنے کی صورت میں فقط بھیڑ کا کھیرا ہی کفایت کرتا ہے۔ ❷

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امام بیہقی، تمام شافعیہ اور دیگر علماء کہتے ہیں کہ یہ (بکری کے جذعہ کی) رخصت عقبہ رضی اللہ عنہ بن عامر اور ابو بردہ رضی اللہ عنہ کے لیے خاص تھی۔ ❸

امام ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حدیث (ابو بردہ رضی اللہ عنہ) میں بیان ہے کہ بکری کے جذعہ کی قربانی جائز نہیں اور جمہور علماء کا بھی یہی موقف ہے۔ ❹ لہٰذا بکری کے جذعہ (کھیرے) کی قربانی نہیں کی جا سکتی۔

---

❶ صحیح بخاری: ٥٥٥٦.

❷ سنن ترمذی: تحت الحدیث: ١٥٠٨.

❸ شرح النووی علی مسلم: ١٩٦٥.

❹ فتح الباری لابن حجر: ١٠/ ٢٠.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھینس کی قربانی قرآن وسنت سے ثابت نہیں

شریعت نے ایسے جانور بطور قربانی ذبح کرنے کا حکم دیا ہے جن پر "بهيمة الأنعام" کا لفظ بولا گیا ہے۔ وضاحت ملاحظہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ.....﴾ (الحج : ٣٤)

''اور ہر امت کے لیے ہم نے قربانی کے طریقے مقرر فرمائے ہیں تاکہ وہ ان چوپائے جانوروں پر اللہ کا نام لیں جو اللہ نے انہیں دے رکھے ہیں۔''

اس آیت میں قربانی کے جانوروں کے لیے ''بهيمة الأنعام'' کے الفاظ ذکر کیے ہیں اور انعام سے مراد بھیڑ (نر اور مادہ)، بکری (نر اور مادہ)، گائے (نر اور مادہ)، اونٹ (نر اور مادہ) ہیں جن کی وضاحت قرآن مجید کی دوسری آیت سے ہوتی ہے۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَمِنَ الْأَنْعَامِ حَمُولَةً وَفَرْشًا كُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۝ ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ مِّنَ الضَّأْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ قُلْ آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ الْأُنثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الْأُنثَيَيْنِ نَبِّئُونِي بِعِلْمٍ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ وَمِنَ الْإِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ.....﴾ (الانعام : ١٤٢-١٤٤)

''اور مواشی میں اونچے قد کے اور چھوٹے قد کے (پیدا کیے) جو کچھ اللہ نے تم کو دیا ہے کھاؤ اور شیطان کے قدم بقدم مت چلو بلاشک وہ تمہارا صریح دشمن ہے (پیدا کیے) آٹھ نر و مادہ یعنی بھیڑ میں دو قسم (نر اور مادہ) اور بکری میں دو قسم (نر اور مادہ) آپ کہہ دیجیے کہ کیا اللہ نے ان دونوں نروں کو حرام کیا ہے یا دونوں مادہ کو یا اس کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کو دونوں مادہ پیٹ میں لیے ہوئے ہوں تم مجھ کو کسی دلیل سے تو بتاؤ اگر سچے ہو اور اونٹ میں دو (نر اور مادہ) اور گائے میں سے دو (نر اور مادہ)۔"

مذکورہ آیت کی تفسیر میں امام محمد بن علی بن محمد الشوکانی فرماتے ہیں: اس میں اشارہ ہے کہ انعام کے علاوہ دوسرے جانوروں کی قربانی نہیں ہوتی اور وہ (انعام) اونٹ، گائے، بھیڑ اور بکری ہیں۔ [1]

مذکورہ آیت سے معلوم ہوا کہ "بھیمة الانعام" سے مراد اونٹ (نر اور مادہ)، گائے (نر اور مادہ)، بکری (نر اور مادہ) اور بھیڑ (نر اور مادہ) ہیں اور انہیں کی قربانی کرنی چاہیے اور بھینس ان چار قسم کے جانوروں میں سے نہیں ہے اور اللہ کے نبی علیہ السلام اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھی بھینس کی قربانی کا کوئی ثبوت نہیں ہے، لہٰذا بھینس کی قربانی نہیں کی جاسکتی بلکہ صرف اونٹ، گائے، بھیڑ اور بکری کی ہی قربانی کی جائے، جو سنت اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھی ثابت ہے۔ جو لوگ بھینس کی قربانی کے جواز کے قائل ہیں ان کے ہاں دلیل یہ ہے کہ لفظ "بقر" میں یہ بھی شامل ہے یا پھر اس کو "بقر" پر قیاس کرتے ہیں۔ ان لوگوں کی یہ دونوں باتیں غلط ہیں، ایک یہ کہ "بقر" میں شامل ہونے کی کوئی دلیل نہیں، اللہ کے نبی علیہ السلام اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے اس کی قربانی ثابت نہیں، دوسرا "بقر" پر قیاس کرنا تو قرآن وسنت کی واضح نص کے مقابلے میں یہ قیاس باطل و مردود ہے، نیز بعض الناس کا بھینس کی قربانی کے متعلق بزرگوں کے اقوال پیش کرنا، تو یہ اقوال بھی قرآن وسنت کی واضح نص کے مقابلے میں باطل و مردود ہیں۔ لہٰذا بھینس کی قربانی نہ کی جائے بلکہ قرآن وسنت کے مطابق اونٹ، گائے، بھیڑ اور بکری کی قربانی کی جائے۔ بعض الناس کا یہ کہنا کہ (جاموس) بھینس کو صرف فقہ حنفیہ نے حلال قرار دیا ہے۔ اُن کا یہ قول باطل ہے۔ "بھیمة الانعام" کے عموم سے جاموس (بھینس) حلال ہے مگر قربانی نہیں کی جاسکتی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حق کو سمجھنے اور سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

---

[1] فتح القدير: ٣/ ٤٥١، ٤٥٢.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصنّف کی دیگر کتب

١: الصحيفة في الأحاديث الضعيفة من سلسلة الأحاديث الضعيفة للألباني (حصہ اول، مطبوعہ)

٢: الصحيفة في الأحاديث الضعيفة من سلسلة الأحاديث الضعيفة للألباني (حصہ دوم، زیر تکمیل)

٣: رفع یدین، صحابہ، تابعین، تبع تابعین اور محدثین کی نظر میں۔

٤: بسم اللہ بالجہر کا تحقیقی جائزہ۔

٥: کیا بیس رکعات صلوٰۃ تراویح سنت ہے؟

٦: صحیح مسنون اذکار اور دعائیں۔

٧: صحیح حصن المسلم (تحقیق وتخریج، مطبوعہ)

٨: صحیح حصن المسلم و ضعیف حصن المسلم (تحقیق وتخریج، مطبوعہ)

٩: کتاب الضعفاء والمتروکین (مطبوعہ)

١٠: کتاب الضعفاء والمتروکین (جلد اول، زیر تکمیل)

١١: صلوٰۃ جنازہ میں دائیں طرف ایک سلام پھیرنا سنت ہے (مطبوعہ)

١٢: صلوٰۃ وتر کا مسنون طریقہ (مطبوعہ)

١٣: صحیح مسنون کتاب الصلوٰۃ۔

١٤: کتاب الثقات۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵: مقالات سلفی۔

۱۶: مختصر الحزب الاعظم کی شرعی حیثیت قرآن وسنت کی روشنی میں میں۔(مطبوع)

۱۷: قربانی وعیدین کے صحیح احکام ومسائل۔(زیرتکمیل)

۱۸: اصول الحدیث واصول تخریج۔(زیرطبع)

۱۹: علم اسماء الرجال وعلم جرح وتعدیل۔(زیرتکمیل)۔

۲۰: صحیح سنن ترمذی (زیرتکمیل)

۲۱: ضعیف سنن ترمذی (زیرتکمیل)

۲۲: کیا خصّی جانور کی قربانی سنت ہے؟(مطبوع)

۲۳: رمضان گائیڈ (تحقیق وتخریج،مطبوعہ)

۲۴: سفر،قصراورمسح کے صحیح احکام ومسائل۔

۲۵: عقیدہ ایصال ثواب کا تحقیقی جائزہ۔

۲۶: عقیدہ عذاب قبر کا تحقیقی جائزہ۔

۲۷: صلوٰۃ جنازہ کے صحیح احکام ومسائل۔

۲۸: صحیح کتاب الاحوال (صحابہ،تابعین،تبع تابعین)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مکتبۃ التحقیق والتخریج
0333-4104598